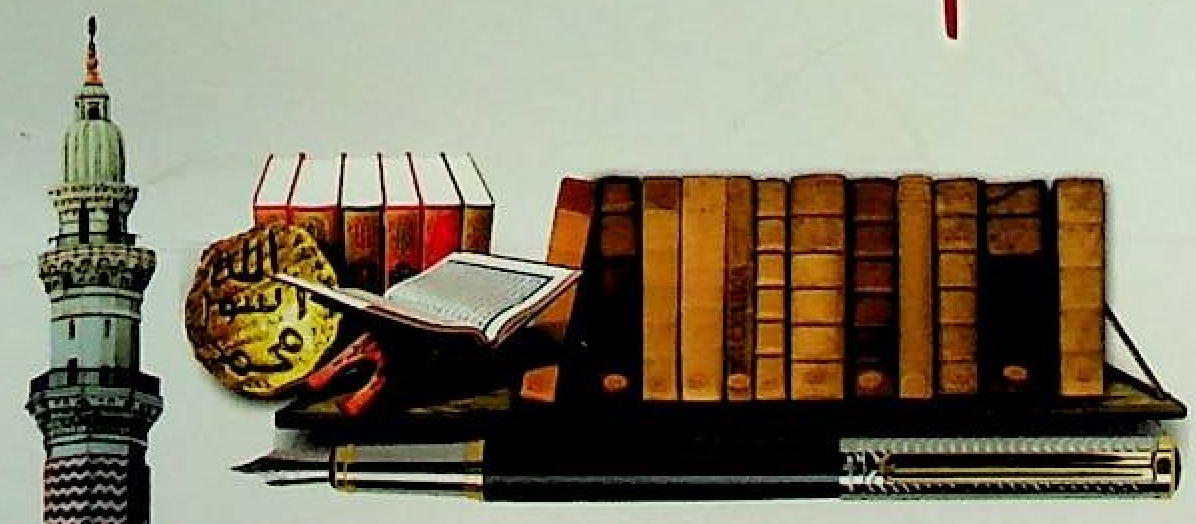
قرآن کریم اور صحیح احادیثِ مبارکہ پر مشتمل

فہمِ دین کورس



مُرتب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محبوب احمد ابو عاصم حفظہ اللہ

نظرثانی

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عزیز حفظہ اللہ

قرآن کریم اور صحیح احادیثِ مبارکہ پر مشتمل

فہمِ دین کورس

مُرتب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محبوب احمد ابو عاصم حفظہ اللہ

نظرثانی

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن عزیز حفظہ اللہ

دار المصنفین

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

دار المصنفین
DAR-UL-MUSANNIFEEN
جدت اور تحقیق کا امین
2022ء

فہم دین کورس

مُرتب ____ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محبوب احمد ابو عاصم حفظہ اللہ

نظر ثانی ____ فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن عزیز حفظہ اللہ

اشاعت ____ جنوری 2022ء

اسٹاکسٹ
دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
G/F-3 بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0300-4262092
0308-4131740
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com

عقیدۂ مسلم

توحید کا معنی اور اس کی فضیلت واہمیت

س:......توحید کا کیا معنی ومفہوم ہے؟

ج:......توحید لغت عرب میں وَحَّدَ يُوَحِّدُ فعل کا مصدر ہے، جس کا معنی کسی چیز کو تنہا ویکتا کرنا ہے۔

توحید کی اصطلاحی تعریف: مکمل ایمان ویقین اور اخلاص کے ساتھ ایک اللہ کی عبادت کرنا، اور اس میں کسی کو شریک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کو الوہیت وربوبیت اور اسماء وصفات میں یکتا و تنہا ماننا۔ اس معنی کی دلیلیں:

1: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

"کہو کہ وہ معبود برحق جس کی میں عبادت کرتا ہوں اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

2: ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾

اور تمہارا "تمہارا معبود ایک ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا مہربان ہے۔"

3: صحیح مسلم میں ہے:

((بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ: عَلَى أَنْ يُوَحِّدَ اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ.))

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ایک اللہ کی توحید اپنائیں، اور نماز قائم کی جائے۔"

س:...... عبادت کا کیا معنی ہے؟

ج:...... لفظِ عبادت: عبودیت یعنی بندگی سے ہے، جس میں عاجزی وانکساری کا معنی ہے، اور یہ ایسا جامع ترین لفظ ہے جس میں ہر طرح کے ظاہری وباطنی اعمال واقوال شامل ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ عبادت کے اس مفہوم میں انسان کے تمام اعمال شامل ہیں، چاہے وہ محض عبادت ہو، یا وہ جائز عادات ومعاملات ہوں جو اللہ کی رضا کے لیے کیے جائیں، جیسا ارشادِ نبوی ہے:

((إِنَّ الْمُسْلِمَ إذا أَنْفَقَ علَى أَهْلِهِ نَفَقَةً، وهو يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ له صَدَقَةً)) (بخاري: 55، مسلم: 1002)

''مسلمان جو اپنے اہل خانہ پر رضاء الٰہی کے لیے خرچ کرتا ہے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے''

عبادات کا اصول یہ ہے کہ جس عبادت کا حکم نہ دیا گیا ہو وہ نہ کی جائے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ﴾ (الشوری: 21)

''کیا ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک بنا دیے ہیں جنھوں نے دین کی ایسی باتیں گھڑی ہیں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔''

چنانچہ جو لوگ اپنی بدعات کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے منع نہیں کیا گیا انہیں اس آیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ شریعت کے تمام احکامات کا اختیار صرف ربّ کائنات کے لیے ہے، کسی کو اپنی طرف سے کوئی عبادت ایجاد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

س:...... عبادت کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج:...... عبادت کی تین شرطیں ہیں: (1) ایمان خالص ہو، اگر شرک کی آمیزش ہو تو ایسے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں:

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾ [الزمر: 65]

''اگر شرک کرو گے تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے، اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔''

(2) عبادت خالص اللہ کے لیے ہو۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ ﴾ [الزمر:2]

''اللہ کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے عبادت کرو۔''

(3) قرآن وسنت کے مطابق ہو، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا ﴾ [الجاثية :18]

''پھر ہم نے آپ کو دین کے واضح راستہ پر چلایا ہے، تو اسی پر گامزن رہو۔''

س:...... اسلام کا کیا معنی ہے؟

ج:...... اسلام کا معنی ہے کہ اللہ کو ایک مانتے ہوئے اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا، اس کے سامنے جھک جانا، اپنی ہر طرح کی خواہشات وتمناؤں کو اللہ کے حکم کے تابع کر دینا، اور اس کے ساتھ شرک کرنے سے بچنا، اور اللہ کی اس طرح سے عبادت کرنا جس طرح اس نے حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ﴾

[لقمان:22]

''اور جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار بن جائے اور نیکوکار بھی ہو، تو اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔''

اسلام کا اصطلاحی معنی: اسلام سے مراد وہ دین ہے جسے محمد ﷺ لے کر آئے ہیں، جس دین نے تمام سابقہ ادیان منسوخ کر دیے ہیں، ارشادِ نبوی ہے:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ

إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)) (مسلم: 153)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، جو یہودی نصرانی بھی میرے بارے سن لیتا ہے، پھر مرنے سے پہلے میرے لائے ہوئے دین پر ایمان نہیں لاتا تو وہ جہنم والوں میں سے ہوگا۔''

س:...... اسلام کے ارکان سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کتنے ہیں؟

ج:...... رکن کا لفظ کسی مضبوط کونے یا ستون کے لیے استعمال کیا جاتا ہے (لسان العرب)، جس چیز کا وہ رکن ہے اس رکن کے بغیر وہ قائم نہیں رہ سکتی۔

ارکانِ اسلام سے مراد: دینِ اسلام کے وہ پانچ بنیادی اعمال ہیں جن پر اسلام قائم ہے، ان کے بغیر اسلام کا وجود ممکن نہیں، اور وہ یہ ہیں:

((بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) (متفق عليه)

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (1) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ (2) نماز قائم کرنا۔ (3) زکاۃ ادا کرنا۔ (4) رمضان کے روزے رکھنا۔ (5) اور بیت اللہ کا حج کرنا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام عقیدہ وعمل کا نام ہے، چنانچہ عمل کے بغیر ایمان کا اور ایمان کے بغیر عمل کا کچھ فائدہ نہیں۔

(ان پانچوں ارکان کی تفصیلات آگے آرہی ہیں):

س:...... دین میں توحید اور رسالت کی گواہی کا کیا مقام ہے؟

ج:...... ان دونوں شہادتوں کے بغیر کوئی دین میں داخل نہیں ہوسکتا، ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ﴾ [النور: 62]

''مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔''

اور رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ.))

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

امام ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جس نے کلمہ شہادت کے تقاضے پورے نہ کیے وہ دین سے خارج ہو گیا۔"

س:...... (لا إله إلا اللّٰه) کا کیا معنی ہے؟

ج:...... (لا إله) میں اللہ کے سوا ہر معبود کی نفی اور غیر اللہ کی ہر طرح کی عبادت کی نفی وانکار ہے، یعنی کائنات کی کوئی ہستی نہ تو معبود ہے اور نہ کسی طرح کی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کے بعد (إلا اللّٰه) کہہ کر تنہا ایک اللہ کو معبود قرار دیا گیا ہے، اور اسی کو ہر طرح کی بندگی وعبادت کا حقدار ثابت کیا گیا ہے، اس حقیقت کو قرآنِ کریم میں کئی جگہوں پر بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ فرمان ہے:

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ﴾

(الحج: 62)

"یہ اس لیے کہ اللہ برحق ہے، اور جس چیز کو کافر اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔"

مزید ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ [البقرة :256]

"جو طاغوت کا انکار کر کے ایک اللہ پر ایمان لایا یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو

تھام لیا۔"

مزید ارشاد ہے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ﴾ [الإسراء: 23]

"اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ نہیں عبادت کرو مگر صرف اسی کی۔"

س:......(لا إله إلا الله) کی شرطیں کیا ہیں؟ دلیل کے ساتھ بیان کریں۔

ج:......(1) (لا إله إلا الله) کا معنی جاننا، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد: 19)

"جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے۔"

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَن ماتَ وهو يَعْلَمُ أَنَّه لا إلهَ إلَّا اللّٰهُ، دَخَلَ الجَنَّةَ))

[مسلم: 43]

"جو شخص لا الہ الا اللہ کا معنی سمجھتے ہوئے فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔"

(2) اس پر دل سے پوری طرح یقین رکھنا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا﴾.

(الحجرات: 15)

"مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے۔"

(3) کلمہ کے تقاضے پورے کرنا اور اس کے معنی پر عمل پیرا ہونا:

﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾

(لقمان: 22)

"جو خود کو اللہ کا فرمانبردار بنا لے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس نے مضبوط کڑا پکڑ لیا۔"

(4) اس کلمہ کی بنیاد پر لوگوں سے تعلق رکھنا، ارشاد ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ﴾ [المائدہ: 51]

”اے ایمان والو: یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔“

س:...... (شَهَادَةُ أَنَّ محمداً رَسُوْلُ اللّٰه) کا کیا معنی ہے؟

ج:...... اس بات کی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جنہیں تمام جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ ﴾ [الاحزاب: 45-46]

”اے نبی! ہم نے آپ کو بطور گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔“

س:...... محمد ﷺ کو اللہ کا رسول ماننے کے تقاضے کیا ہیں؟

ج:...... آپ کو اللہ کا رسول ماننے کے تقاضے یہ ہیں:

(1) آپ ﷺ کی بتائی ہوئی تمام باتوں کی تصدیق کرنا:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ ﴾ (الحدید: 28)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔“

(2) آپ ﷺ کے دیے گئے احکام پر عمل کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ [الحشر: 7]

”جو رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو، اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔“

(3) ہر مخلوق سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کرنا:

((لا يؤمن احدكم حتى أكون احب إليه من والده وولده والناس اجمعين)) (متفق عليه)

”تم میں سے کوئی شخص تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے والد، بیٹے اور تمام لوگوں کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت نہیں کرتا۔“

(4) آپ کی بات پر کسی دوسرے کی بات کو ترجیح نہ دینا۔

(5) یقین رکھنا کہ آپ ﷺ نے دین مکمل طور پر لوگوں کو پہنچا دیا ہے۔

(6) آپ ﷺ کی بشریت پر ایمان لانا، کہ آپ ﷺ بشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ﴾ [الكهف: 110]

''کہہ دیجئے! میں تمہاری طرح بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے۔''

(7) ایمان لانا کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الاحزاب: 40)

''لیکن آپ ﷺ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔''

س:......نماز و زکاۃ کی رکنیت کی کیا دلیل ہے؟

ج:......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ الزَّكَوٰةَ﴾ [البينة: 5]

''اور انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں، اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں۔''

﴿فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ الصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ الزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى الدِّينِ﴾

(التوبة : 11)

''اگر یہ کافر توبہ کر کے ایمان لے آئیں، نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ.))

(بخاري: 25، مسلم: 22]

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور محمد کی رسالت کی گواہی دیں، اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں۔"

س:......روزہ کی رکنیت کی کیا دلیل ہے؟

ج:......ارشاد ربانی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾[البقرة :183]

"اے ایمان والو: تم پر روزے فرض کیے گیے ہیں۔"

مزید ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة: 185]

"جو تم میں سے اس ماہ (رمضان) کو پالے تو اس کے روزے رکھے۔"

س:......حج کی رکن ہونے کی کیا دلیل ہے؟

ج:......ارشاد گرامی ہے:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾[آل عمران: 97]

"اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو شخص اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھے۔"

س:......ایمان کیا ہے؟

ج:...... ایمان زبان کے قول، دل کی تصدیق، اور اعضاء کے عمل کا نام ہے۔ جو اطاعت وفرمانبرداری سے زیادہ اور گناہ ونافرمانی سے کم ہوتا ہے۔

س:......ارکان اسلام میں سے کسی رکن کا انکار کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج:......ان میں سے کسی رکن کا انکار کرنا، یا اس کی فرضیت تسلیم نہ کرنا کفر ہے، کیونکہ ایسا کرنا قرآن وسنت کو جھٹلانا ہے۔

س:......ایمان کے کتنے ارکان ہیں؟

ج:......ایمان کے چھ (6) ارکان ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) [صحيح مسلم]

''تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، روزِ قیامت پر، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔''

س:......مذکورہ ارکان کا اقرار کرنے کے بعد عمل میں سستی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

ج:...... ارکانِ اسلام میں سے شہادتین اور نماز پر عمل کیے بغیر کوئی مسلمان نہیں رہتا، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [البينة:5]

''اور انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں۔''

س:......توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج:......توحید کی تین قسمیں ہیں: (1) توحید ربوبیت، (2) توحید الوہیت، (3) توحید اسماء وصفات، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا﴾ [مريم :65]

''آسمانوں، زمینوں، اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے، تو اسی کی عبادت کرو، اور اس کی عبادت پر جمے رہو، کیا اس کا ہمنام کسی دوسرے کو بھی جانتے ہو۔''

زمین و آسمانوں کا رب کہہ کر توحید ربوبیت کا، اللہ کی عبادت کا حکم دے کر توحید الوہیت کا اور اللہ کا کوئی ہم نام نہیں ہے کہہ کر توحید اسماء وصفات کا تذکرہ کیا ہے۔

س:......توحید الوہیت کیا ہے؟

ج:......اسے توحیدِ عبادت بھی کہتے ہیں، یعنی: تمام قولی و فعلی، ظاہری و باطنی عبادات کو صرف اللہ تعالی کا حق قرار دینا، اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت کا انکار کرنا، ارشاد ہے:

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا ﴾ [النساء: 36]

''ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔''

س:......توحید ربوبیت کیا ہے؟

ج:......صدقِ دل سے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہی کائنات کی ہر چیز کا خالق، مالک، رازق اور مدبر ہے، جس میں اس کا کوئی شریک، ہمسر اور مددگار نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

مزید ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ﴾ (الروم: 40)

''اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں روزی مہیا کی، پھر تمہیں مارے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا۔''

س:......توحید اسماء وصفات کیا ہے؟

ج:......اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور نبی کریم ﷺ نے سنتِ مطہرہ میں اللہ تعالیٰ کے جن اسماء حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کا بیان فرمایا ہے، ان اسماء وصفات پر بغیر: تعطیل، تحریف، تشبیہ، اور تکییف کے ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [الاعراف: 180]

''اور اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہیں، تو اس کو ان ناموں سے پکارو، اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی اختیار کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔''

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾ [الشوریٰ: 11]

''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے۔''

س:......شرک کیا ہے؟

ج:......توحید کی مخالفت کرنے کو شرک کہتے ہیں، جس کی دو قسمیں ہیں:

(1) شرک اکبر: جب بندہ کسی غیر اللہ کو اللہ رب العالمین کے برابر قرار دے، اس سے خوف وامید رکھے، مشکل کشائی اور حاجت روائی میں اس کو پکارے، یا کسی طرح سے بھی اس کی عبادت کرے تو وہ توحید الوہیت میں شرک کا مرتکب ہوگا۔

اور جب وہ غیر اللہ کو نفع ونقصان کا مالک سمجھے، داتا وگنج بخش قرار دے، اسے مختارِ کل خیال کرے، اور اسے موت وحیات جیسے ربوبیت کے اختیار دیے تو وہ توحیدِ ربوبیت میں شرک کا مرتکب ہوگا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ﴾ (یونس: 107)

"اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں، اور اگر تمہاری بھلائی چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔"

جب بندہ علم غیب جیسی اللہ کی صفات وافعال میں غیر اللہ کو شریک کردے تو وہ توحید اسماء وصفات میں شرک کا مرتکب ہوگا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ﴾ [النمل: 64]

"کہہ دیجیے کہ آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب کا علم نہیں جانتا۔"

شرکِ اکبر کا ارتکاب کرنے سے بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور اگر بغیر توبہ کیے مر گیا تو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید ہوگا،

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ﴾ (المائدۃ: 72)

"بلاشبہ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تحقیق اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کی ٹھکانہ جہنم ہے۔"

اور شرکِ اکبر سے انسان کے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں:

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [الانعام: 88]

''اور اگر وہ شرک کرتے تو ان کے تمام کیے ہوئے عمل برباد ہو جاتے۔''

(2) شرک اصغر: یہ کہ عبادت کسی دنیوی مقصد یا ریاکاری کے لیے کرنا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾﴾ (الکهف: 110)

''جو شخص اپنے رب سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسے نیک عمل کرنا چاہیے، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ))

[صحيح الجامع:1555]

''میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ شرکِ اصغر ہے۔''

غیر اللہ کی قسم کھانا بھی شرکِ اصغر میں شامل ہے۔ شرک اصغر سے بندہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا، لیکن جس عمل میں شرک آجائے وہ برباد ہو جاتا ہے۔

س:...... اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے کہاں ہیں؟

ج:...... اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش پر مستوی ہیں، اس کے باوجود ہمارے ساتھ بھی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾﴾

[الحديد: 4]

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی

اور جو اس میں چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔''

س:......اللہ تعالیٰ کے کتنے صفاتی نام ہیں؟

ج:......اللہ تعالیٰ کے بے شمار صفاتی نام ہیں جنہیں اللہ ہی جانتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾[الأعراف: 180] ''اور اللہ کے لیے اچھے نام ہیں''، اس میں تمام اچھے ناموں کو اللہ سے منسوب کیا ہے، مزید حدیث میں ہے:

((أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي))

[مسند أحمد: 4/ 215]

''اے اللہ: میں تم سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا نام رکھا، یا تو نے اپنی کسی کتاب میں نازل کیا، یا کسی مخلوق کو سکھایا، یا اپنے علم غیب میں رکھا، کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار بنا دے۔''

البتہ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کے 99 صفاتی ناموں کا تذکرہ آیا ہے، فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

[صحيح البخاري:2736]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے انہیں شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اس سے بعض لوگوں نے سمجھ لیا کہ اللہ کے صرف 99 نام ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس حدیث میں دراصل جنت میں جانے کے لیے 99 ناموں کو یاد کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے، اللہ کے ناموں کی حد بیان نہیں کی گئی۔

س:......حدیث میں لفظ (احصاھا) کا کیا معنی ہے؟

ج:......لفظ (احصاھا) اگرچہ لفظی معنی انہیں شمار کرنا ہے، لیکن یہاں اس میں کئی چیزیں شامل ہیں:

(1) انہیں یاد کرنا۔ (2) ان پر ایمان لانا۔ (3) ان کے معانی معلوم کرنا، (4) ان ناموں سے اللہ کا ذکر کرنا اور اسے پکارنا، (5) ان ناموں کے معانی کے تقاضے پورے کرنا۔

س:......اللہ تعالیٰ کے اسماء میں الحاد کیا ہے؟

ج:...... ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف : 180) ''اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو۔''

اللہ کے اسماء میں الحاد کی کئی صورتیں ہیں: (1) مشرکوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے نام غیر اللہ کے لیے رکھ دینا، جیسا اللہ سے لات، عزیز سے عزیٰ وغیرہ۔ (2) اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا انکار کرنا۔ (3) ناموں کا تو اقرار کرنا لیکن اس نام میں پائی جانے والی صفت کا انکار کرنا، مثلاً وہ رحمن بلا رحمت، قدیر بلا قدرت ہے، (4) ان صفات کے معانی بدل دینا۔ جیسا کہ (وجہ) ''چہرہ'' کا معنی رضا مندی کرنا۔ (5) اللہ کی صفات کو مخلوقات کی صفات سے تشبیہ دینا۔ (6) ان صفات کی کیفیات بیان کرنا۔

س:......فرشتوں پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں؟

ج:......فرشتوں کے وجود کا اقرار کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مختلف چیزوں پر ذمہ داریاں لگا رکھی ہیں، فرمان ہے:

﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(لانبیاء: 26-27)

''وہ (اللہ کے) معزز بندے ہیں، اس کے آگے بول نہیں سکتے، اور اس کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں۔''

س:......اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے مطلب کیا ہے؟ اور اس کی کیا دلیل ہے؟

ج:......صدقِ دل سے اس بات کی تصدیق کرنا کہ یہ تمام کتابیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں

کی ہدایت کے لیے نازل فرمائیں، اس کے دلائل میں سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ﴾ [النساء: 136]

"اے ایمان والو: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس نے جو کتاب اپنے رسول پر نازل فرمائی، اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کیں۔"

س:......قرآن کریم کے امت پر کیا حقوق ہیں؟

ج:......قرآن کریم کے امت پر 5 پانچ حقوق ہیں: (1) ایمان لانا کہ یہ اللہ کی سچی کتاب ہے، (2) اس کی تلاوت کرنا جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے۔ (3) اس کے معانی پر غور وفکر کرنا۔ (4) اس پر عمل پیرا ہونا۔ (5) دوسروں کو سکھانا اور اس کی دعوت دینا۔

س:......کیا قرآن کو کافی سمجھتے ہوئے حدیث کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟

ج:......قرآن کو کافی سمجھتے ہوئے حدیث کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ دونوں ایک دوسرے سے لازم ملزوم ہیں، اور حدیث قرآن کی شرح ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ ﴾ [القيامة: 17 - 19]

"اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔ سو جب ہم اسے پڑھا کریں تو تم اس کو سنا کرو اور پھر اسی طرح پڑھا کرو۔ پھر اس کے معانی کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا بیان (یعنی شرح) قرآن کے علاوہ دوسری چیز ہے۔

مزید رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)) (ابو داؤد)

"خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ اس جیسی اور چیز بھی دی گئی ہے (اور وہ حدیث ہے)۔"

س:......رسولوں پر ایمان لانے کا کیا معنی ہے؟

ج:......صدق دل سے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالی نے ہر امت میں رسول بھیجا، تا کہ وہ دعوت دیں کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور غیر اللہ کی عبادت سے انکار کریں۔ تمام انبیاء سچے، نیکوکار، ہدایت یافتہ، اور ہدایت کی راہ دکھانے والے تھے، اور بغیر کسی کمی زیادتی کے انہوں نے اللہ کا دین اپنی قوموں تک پہنچا دیا، ارشاد باری ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾

[النحل: 36]

”اور ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا تا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں (کی پوجا) سے بچ جاؤ۔“

س:......محمد ﷺ کی باقی نبیوں سے کیا خصوصیات ہیں؟

ج:......اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو بے شمار خصوصیتوں سے نوازا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ﴾ [سبا: 28]

”ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مجھ کو پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: (1) ایک ماہ کی مسافت کی دوری پر ہی سے دشمن پر میرا رعب طاری ہو جاتا ہے، (2) تمام روئے زمین کو میرے لیے باعث طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے، لہٰذا میری امت کے کسی شخص کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز ادا کر لے (اور پانی ہونے کی صورت میں تیمم کرلے)، (3) میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا، (4) مجھ کو شفاعت کا حق عطا کیا گیا، (5) مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لیے ہوتا تھا، جبکہ مجھے (قیامت تک کے) تمام لوگوں کے لیے نبی بنایا گیا۔

س:......انبیاء کے معجزات کیا ہیں؟

ج:......معجزات کا لفظی معنی: عاجز کر دینے والی چیزیں، یعنی جسے کرنے سے لوگ عاجز

ہو جائیں، اور انبیاء کے معجزات وہ خلاف عادت چیزیں ہیں جو ان کی سچائی کی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہیں، اور وہ مخالفین کے لیے چیلنج بھی ہوتی ہیں، کہ اس طرح کے کام کرنا ان کے لیے ناممکن ہے۔ معجزات یا تو حسی ہوتے ہیں جو آنکھوں سے دیکھے اور کانوں سے سنے جاسکتے ہیں، جیسا کہ چٹان سے اونٹنی کا نکلنا، لاٹھی کا سانپ بن جانا وغیرہ، یا پھر معنوی ہوتے ہیں جنہیں علم و معرفت سے معلوم کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہمارے نبی محمد ﷺ کو ملنے والا سب سے بڑا معجزہ (قرآنِ کریم) ہے، تمام انبیاء کے معجزے اپنے اپنے زمانہ کے ساتھ ختم ہو گئے، لیکن قرآن مجید بطور معجزہ قیامت تک باقی رہے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ [بني اسرائيل: 88]

”کہہ دیجیے کہ اگر تمام انسان اور جن مل کر اس قرآن جیسا لانا چاہیں تو اس جیسا نہیں لاسکتے، گو وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔“

س:...... یومِ آخرت پر ایمان لانے کی کیا دلیل ہے؟

ج:...... یوم آخرت پر ایمان کی بے شمار دلیلیں ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝﴾

[النمل: 1 - 3]

”طٰسٓ۔ یہ قرآن یعنی کتاب روشن کی آیتیں ہیں۔ مومنوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔ وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔“

اور آخرت کا انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

﴿وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝﴾

[الإسراء: 10]

”اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

س:...... یومِ آخرت پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟

ج:...... صدقِ دل سے اس بات کی تصدیق کرنا کہ قیامت آنے والی ہے، تب ہر چیز فنا ہوگی پھر دوبارہ زندہ کی جائیگی۔ قبروں سے مخلوقات کا نکل کر میدانِ محشر میں جمع ہونا، قیامت کی ہولناکیاں، حساب وکتاب کے لیے صحیفے پھیلائے جانا اور نامہ اعمال دیا جانا، پل صراط، حوض کوثر، شفاعت، اور پھر آخر میں جنت اور اس کی نعمتیں، اور جہنم اور اس کے عذاب پر ایمان لانا ضروری ہے، یہ تمام چیزیں ایمانِ بالآخرت میں شامل ہیں۔

س:...... کیا کسی کو علم ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ اور اس کی نشانیاں کیا ہیں؟

ج:...... قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾ [لقمان:34]

”یقیناً اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے۔“

البتہ نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث میں قیامت کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، جس میں قتل وغارت گری کا عام ہونا، دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، اور پھر آخر میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ ہے۔

س:...... فتنہ قبر کی کیا دلیل ہے؟

ج:...... قبر کی نعمتوں اور عذاب کے برحق ہونے کے بارے فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ ﴾ [الانعام:93]

”اور کاش کہ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھو جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں اور فرشتے (ان کی طرف) ہاتھ بڑھائے ہوئے کہہ رہے ہوں: نکالو اپنی جانیں، آج کے دن تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔“

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا: ان دونوں قبروں والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔[صحیح بخاری]

س:......تقدیر کیا ہے؟ اور اس پر ایمان لانے کی کیا دلیل ہے؟

ج:......اللہ کا مخلوقات اور ان کے اعمال کے بارے میں کامل علم اور کائنات کو چلانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی منصوبہ بندی کا نام تقدیر ہے، قرآن وسنت میں اس پر ایمان لانے کے کئی دلائل ہیں، جیسا کہ فرمان ہے:

﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا﴾ (الاحزاب: 38)

''اور اللہ کا حکم مقدر ہو چکا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) [بخاری، و مسلم]

''اور یہ کہ تو اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔''

س:......تقدیر کے بارے ہمارا کیا موقف ہونا چاہیے؟

ج:......تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے عمل کرنا ضروری ہے، تقدیر پر بھروسہ کرنے کی اجازت نہیں، جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا: (ایسے عمل کی کوشش کرتے رہو جس میں فائدہ ہو، اور اللہ سے مدد طلب کرو، اور عاجز بن کر نہ بیٹھو)۔

س:......احسان کی کیا دلیل ہے؟ اور عبادت میں احسان کے کتنے درجے ہیں؟

ج:......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرة: 195]

''اور احسان کرو، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

عبادت میں احسان کے دو درجے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))

[صحيح البخاري:50]

(1) اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ کی ایسے عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، کہ یہ مقامِ مشاہدہ ہے جس سے دل نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے، علم وعرفان سے اس کی نگاہِ بصیرت کھل جاتی ہے۔

(2) کم از کم یہ احساس ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، یہ مقامِ مراقبہ ہے، جس سے انسان کے دل میں اللہ کا ڈر پیدا ہوتا ہے، اور وہ اپنے اعمال اللہ کے لیے خالص بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

س:...... ایمان کے ضد (الٹ) کیا ہے؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج:...... جس طرح ایمان میں تصدیق، اطاعت وفرمانبرداری کے معانی ہیں، اس کے برعکس کفر ہے، جس کا معنیٰ انکار، ہٹ دھرمی، تکبر اور نافرمانی کرنا ہے۔ کفر کی دو قسمیں ہیں:

(1) کفرِ اکبر: جو عقیدہ کا کفر ہے، جس سے آدمی ایمان سے کلی طور پر خارج ہو جاتا ہے۔

(2) کفرِ اصغر، جسے اعمال کا کفر کہا جاتا ہے، جس سے عموماً آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ البتہ بعض اعمال بھی کفرِ اکبر ہوتے ہیں، مثلاً: غیر اللہ کو پکارنا اور دین کا مذاق اڑانا۔ دراصل اس ظاہری عمل کے پیچھے گمراہ کن عقیدہ ہوتا ہے، جس وجہ سے وہ غیر اللہ کو پکارتا ہے، اور اس کے دل میں دین کی توہین ہے جس وجہ سے وہ اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

س:...... کفرِ اعتقادی کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج:...... کفرِ اعتقادی جس سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) کفرِ انکار وتکذیب۔ یہ کفر کبھی تو دل سے انکار کی صورت میں ہوتا ہے، یعنی حق کو تسلیم ہی نہ کرنا۔ اور زیادہ تر زبان اور اعضاء سے ہوتا ہے، جس کا معنیٰ حق کو چھپانا اور اسے قبول کرنے سے انکار کرنا، جیسا کہ یہود کا کفر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾﴾ [البقرة : 146]

''ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی ہے۔''

(2) کفرِ تکبر وعناد (ہٹ دھرمی)، جیسا کہ شیطان کا کفر تھا:

﴿إِلَّآ إِبۡلِيسَ أَبَىٰ وَٱسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ۝﴾ (البقرة: 34)

”مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا۔“

(3) کفر نفاق۔ نہ تو دل سے تصدیق ہو اور نہ خالص اللہ کے لیے عمل ہو، صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے ظاہری اطاعت ہو، جیسا عبداللہ بن ابی بن سلول کا کفر تھا:

﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ وَمَا هُم بِمُؤۡمِنِينَ ۝﴾

[البقرة :8]

”اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔“

(4) کفر شک، یعنی حق کے بارے میں یا حق پر عمل پیرا ہونے میں تردد کا شکار ہونا:

﴿وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً﴾ (الكهف: 36)

”اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئے گی۔“

س:......کفر اصغر کیا ہے جس سے آدمی دین سے خارج نہیں ہوتا؟

ج:...... ہر وہ گناہ کفر اصغر ہے جسے قرآن وسنت میں کفر کا نام دیا گیا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)) [صحيح البخاري:48]

”مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

جبکہ قرآن کریم میں آپس میں لڑنے والوں کو مومن کا نام دیا گیا ہے۔

﴿إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٌ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَ أَخَوَيۡكُمۡ﴾ [الحجرات: 10]

”مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں (وہ لڑ پڑیں) تو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرواؤ۔“

اس سے معلوم ہوا کہ حدیث میں لفظ (کفر) سے مراد کفر اصغر ہے۔ لیکن اگر وہ اس گناہ کو حلال سمجھتا ہے تو کافر ہو جائے گا، اگرچہ وہ اس گناہ کا ارتکاب نہ بھی کرتا ہو۔

س:...... ظلم، فسق، اور نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج:...... ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

ظلم سے مراد کبھی کفر ہوتا ہے، فرمان الٰہی ہے:

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ [لقمان: 13]

"یقیناً شرک ظلم عظیم ہے۔"

اور کبھی ظلم سے مراد کفرِ اصغر (گناہ) ہوتا ہے، جیسا کہ طلاق شدہ بیویوں کو گھروں سے نکالنے کو ظلم کا نام دیا گیا ہے۔

لفظِ فسق کبھی کفر اکبر کے لیے استعمال ہوا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ [التوبة: 67]

"یقیناً منافق ہی فاسق (یعنی کافر) ہیں۔"

اور کبھی فسق سے مراد گناہ کبیرہ ہوتا ہے، جیسا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا ﴾ (الحجرات: 6)

"اے ایمان والو: اگر تمہارے پاس کوئی جھوٹا آدمی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرلو۔"

نفاق بھی کبھی اعتقادی ہوتا ہے جس سے آدمی کفر کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ﴾ [النساء:142]

"بے شک منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ انہیں دھوکہ دیتا ہے۔"

اور کبھی نفاق عملی ہوتا ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا، جیسا کہ آپ ﷺ نے منافق کی تین نشانیاں بیان کی ہیں کہ وہ:

(1) جھوٹ بولتا ہے، (2) وعدہ خلافی کرتا ہے، (3) امانت میں خیانت کرتا ہے۔

س:...... گناہوں کی کتنی اقسام ہیں؟

ج:...... گناہ دو قسم کے ہیں: (1) کبیرہ گناہ (الکبائر)، ہر وہ گناہ کبیرہ ہے جس کے کرنے پر: لعنت، غضب، یا دنیا یا آخرت کی کوئی سزا سنائی گئی ہو، یا اس کے کرنے والے سے بری ہونے کا ذکر آیا ہو۔ کبیرہ گناہ سے معافی کے لیے توبہ کرنا ضروری ہے۔ شرک وکفر کے علاوہ باقی گناہوں کا معاملہ اللہ پر ہوگا چاہے اپنے فضل سے معاف کر دے، اور چاہے تو اپنے عدل کے تقاضوں سے اسے عذاب دے۔

(2) صغیرہ گناہ (صغائر)، وہ گناہ جن پر کوئی وعید یا سزا وغیرہ بیان نہیں کی گئی۔ یہ گناہ نیک اعمال سے معاف ہو جاتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ [هود: 114]

"بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔"

س:...... توبہ کیا ہے، اور اس کی شرطیں کیا ہیں؟

ج:...... توبہ کا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ﴾ [التحریم: 8]

"اے مومنو: اللہ سے سچی توبہ کرو، امید ہے وہ تمہارے گناہ معاف کر دے۔"

توبۃ النصوح (سچی توبہ) کی پانچ شرطیں ہیں: (1) توبہ اللہ کے لیے خالص ہو۔ (2) کیے ہوئے گناہ پر ندامت ہو۔ (3) گناہ کو چھوڑا جائے اور آئندہ سے اسے نہ کرنے کا عزم ہو۔ (4) اگر اس میں کسی بندے کو حق ہے تو اسے ادا کیا جائے یا اس سے معافی طلب کی جائے۔ (5) توبہ اپنے مقررہ وقت میں ہو۔ یعنی انسان کی جان کنی (یعنی فرشتے نظر آنے اور جان نکلنے) سے پہلے ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ ﴾ [النساء: 18]

"اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو گناہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ

جب کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔"

اور پوری دنیا کے لحاظ سے توبہ کا دروازہ اس وقت بند ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (بے شک اللہ تعالی نے توبہ کے لیے مغرب کی طرف ایسا دروازہ کھول رکھا ہے جس کی چوڑائی ستر (70) سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک بند نہ ہوگا)۔

س:...... ایسے موحد مسلمان کا کیا حکم ہے جو کبیرہ گناہ سے بغیر توبہ کیے مر گیا؟

ج:...... موحد مسلمان کبیرہ گناہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا، بلکہ وہ اپنے ایمان کے سبب مومن اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے فاسق ہے، اور آخرت میں ایسے لوگوں کے تین درجے ہیں: (1) جن کی نیکیاں زیادہ اور گناہ کم ہوں گے، یہ لوگ ڈریکٹ جنت میں داخل ہوں گے۔ (2) وہ لوگ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی، انہیں جنت اور جہنم کے درمیان مقام اعراف میں ٹھہرایا جائے گا، کچھ وقت کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (3) وہ لوگ ہوں گے جن کی برائیاں ان کی نیکیوں سے زیادہ ہوں گی، ان میں سے بعض کو آغاز ہی میں معاف کر دیا جائے گا، باقی کو جہنم مین ڈال دیا جائے گا۔ بعض کو جہنم ان کے ٹخنوں تک، بعض کو نصف پنڈلی تک، بعض کو گھٹنوں تک، اور بعض کو ان کے سجدہ کے نشان کے علاوہ پورے جسم کو جلاے گی، عذاب کی مدت اور شدت گناہوں کے مطابق ہوگی، پھر بعض کو انبیاء، اولیاء، اور فرشتوں کی شفاعت سے نکال لے باقی کو اپنی رحمت سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔

س:...... بدعت کیا ہے؟ اور ایسے اعمال کا انجام کیا ہے؟

ج:...... دین میں نیکی عبادت اور ثواب کی نیت سے نئی چیزیں پیدا کرنا اور کتاب وسنت کے خلاف خود ساختہ شریعت بنانا بدعت ہے، کیونکہ شریعت کے احکام اللہ تعالی کی طرف سے ہیں، جن میں کسی کو بھی اپنی طرف سے کمی زیادتی کی اجازت نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ﴾

(الشوریٰ : 21)

”کیا ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک بنا دیے جو اللہ کے دین میں ایسی چیزیں ایجاد کرتے ہیں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔“

آخری جملہ پر غور کریں (جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی) تو معلوم ہوگا کہ عبادت کا حکم اور اس کا طریقہ صرف اللہ کی طرف اور اس کی اجازت سے ہے، نبی کریم ﷺ نے بدعت کا انجام بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

[صحیح مسلم 1718]

”جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

س:...... کیا دین میں بدعت حسنہ بھی ہے؟

ج:...... دین میں کوئی بدعتِ حسنہ نہیں، ہر بدعت گمراہی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ، وكل ضلالة في النار)) [صحیح مسلم :867]

”اور (دین میں) نئے کاموں سے بچو، کیونکہ (دین میں) ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“

س:...... بدعات کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج:...... بدعت کی دو قسمیں ہیں:

بدعتِ مُکَفِّرہ (کفر میں ڈال دینے والی بدعات): اس سے مراد وہ بدعات ہیں جن کا تعلق عقیدہ توحید سے ہو، جیسا کہ اللہ تعالی کے اَسماء وصفات کا انکار کرنا، یا اللہ کی عبادت میں غیر اللہ کو شریک کرنا، اسی طرح کسی متفق علیہ شرعی حکم کا انکار کرنا۔

بدعت مُفَسِّقَه (گناہ میں مبتلا کرنے والی بدعت):اس کا تعلق عموماً مسائل و فضائل سے ہوتا ہے، مثلاً عبادت کے طور پر ایسی چیزیں ایجاد کر دینا جس کا قرآن وسنت میں ثبوت نہ ہو، جیسا کہ عید میلاد النبی، شب برات، شب معراج وغیرہ ہیں۔ اسی طرح وہ چیزیں بھی بدعات ہیں جن کا اصل تو ثابت ہو لیکن شریعت سے ہٹ کر اسے کرنے کا کوئی خاص طریقہ، تعداد یا جگہ مقرر دی جائے۔

س:......بدعت ایجاد کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

ج:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوا : وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قال: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)) [الترمذي :2641]

"میری تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ان میں سے سوائے ایک جماعت کے باقی تمام فرقے جہنم میں جائیں گے، صحابہ کرام نے پوچھا کہ وہ نجات پانے والا جنتی لوگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والے ہوں گے۔"

رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن بدعتی لوگوں کو دیکھیں گے تو فرمائیں گے:

((سحقاً لمن غيّر بعدي)) [صحيح البخاري:6584]

"انہیں مجھ سے دور لے جاؤ جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل ڈالا تھا۔"

س:......صحابہ کرام اور اہلِ بیت سے متعلق ہم پر کیا واجب ہے؟

ج:......قرآن وسنت میں جا بجا صحابہ کرام کے فضائل، صداقت وامانت، مقام ومرتبہ اور بخشش ومغفرت کا بیان ہوا ہے، لہذا ان کے متعلق ہم پر یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ وہ امت کے افضل ترین لوگ تھے، انہوں اللہ کے دین کی خاطر ہر طرح کی جان ومال کی قربانیاں پیش کیں، اور یہ بھی واجب ہے کہ ہم ان سے محبت اور عزت وتوقیر کریں، دل ان کے بارے

پاک صاف ہوں، اور زبان پر ان کے متعلق کوئی نقطہ چینی نہ ہو، ان کے فضائل بیان کیے جائیں، اور ان سے ہونے والی لغزشوں کو نظر انداز کیا جائے۔

سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین، انصار اور ان کے بعد آنے والے مومنوں کا آپس کا تعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۟ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (الحشر: 8-10)

”(فے کا مال) ان مفلس مہاجرین کے لیے جنہیں ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا، وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے متلاشی ہیں، اور اللہ (کے دین) اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی سچے لوگ ہیں۔ اور پھر ان (انصار) کے لیے جنہوں نے پہلے سے ہی مدینہ میں ایمان کے ساتھ جگہ بنا لی، وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے، بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود انہیں کتنی ہی سخت حاجت ہو، بات یہ ہے جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہے۔ اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے، اور ایمان والوں کے بارے میں ہمارے دل میں کینہ بغض نہ ڈال)“

ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے بعد قیامت تک آنے والے مومن صحابہ کے لیے دعائیں کرتے ہیں اوران کے لیے خیر وبھلائی کے جذبات سے سرشار ہیں، اور جو ایسا نہ کرے، بلکہ صحابہ کو لعن طعن کرے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

س:......صحابہ کرام میں سے اجمالی اور تفصیلی طور پر افضل کون ہیں؟

ج:...... افضل ترین صحابہ: مہاجرین اور انصار میں سے وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے، پھر اہلِ بدر، اہلِ احد، اہلِ بیعت رضوان، پھر جو ان کے بعد ایمان لائے، جبکہ افراد کے طور پر (1) ابوبکر، (2) عمر، (3) عثمان، (4) علی، (5) طلحۃ بن عبیداللہ، (6) الزبیر بن العوام، (7) سعد بن ابی وقاص، (8) عبدالرحمن بن عوف، (9) ابوعبیدہ بن الجراح، (10) سعید بن زید۔ سیدنا عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں: (ہم عہد رسالت میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان کو۔۔)، مزید آپ ﷺ کا فرمان ہے: (حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں)، اور: (فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے)۔

س:......اولیاء اللہ کون ہیں؟

ج:......اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دوست ہیں، ان کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝﴾ (یونس: 62-63)

’’خبردار! یقیناً اللہ کے ولی وہ لوگ ہیں جنہیں کچھ خوف ہوگا نہ غم کھائیں گے، یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔‘‘

مذکورہ آیت میں اولیاء اللہ کی ان صفات سے معلوم ہوا کہ وہ توحید پرست، صحیح اور سچا عقیدہ رکھنے والے ہیں، اور تقوی و پرہیز گاری اختیار کرنے والے ہیں، یعنی وہ عقیدہ وعمل میں کتاب وسنت کی اتباع کرنے والے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اگر تم کسی آدمی کو پانی پر چلتے یا ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھو تو اس کی تصدیق نہ کرو اور نہ ہی اس سے

دھوکہ کھاؤ جب تک تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کہاں تک کر رہا ہے)

(طبقات الشافعیہ ص63)

س:...... طائفہ ناجیہ منصورہ کیا ہے، اور ان کی کیا صفت ہے؟

ج:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ (میری امت کے تہتر (73) فرقے ہوں گے، جو سبھی جہنم میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے جو نجات پانے والا ہے، اور وہ ایسے لوگ ہیں جو اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ کرام ہیں)، اسی جماعت کے متعلق آپ کا فرمان ہے: ((لا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ)) [صحیح مسلم: 1920] (میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، ان کے دشمن ان کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے، اس حدیث میں بہت بڑی بشارتیں بیان ہوئی ہیں: (1) دینِ حق قیامت تک باقی رہے گا۔ (2) اس دینِ حق پر چلنے والی ایک جماعت بھی قیامت تک جاری رہے گی۔ (3) دشمنوں کی سازشیں نہ تو اللہ کے دینِ حق کو مٹا سکیں گی، اور نہ ہی حق پرست لوگوں کو اس سے پھیر سکیں گی۔ (4) دینِ حق اور اس پر چلنے والوں کا ہی غلبہ رہے گا، اس طائفہ ناجیہ کی پہچان یہ ہے کہ: ان کا عقیدہ، منہج، عبادات، معاملات اور اخلاق وسلوک قولی وعملی طور پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے مطابق ہوگا۔

س:...... کسی مسلمان کی تکفیر کا کیا حکم ہے؟

:...... ارشادِ نبوی ہے: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ)) [البخاري: 6045]

''جب بھی کوئی کسی شخص کو فاسق یا کافر کہتا ہے تو اگر جسے کہا گیا وہ کافر نہیں تو یہی کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے (یعنی جس کو کافر کہا ہے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے)۔''

مزید ارشاد نبوی ہے:

((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِالْكُفْرِ فَهُوَ كَقَتْلِهِ))

''مومن پر لعنت ڈالنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے، اسی طرح جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔'' [بخاری]

مزید فرمان ہے:

((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ : يَاكَافِرْ ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا))

''جب کوئی اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔'' [بخاری]

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان کو کافر قرار دینا جائز نہیں، اگرچہ وہ کسی غلطی میں مبتلا ہو، یہاں تک کہ اس پر حجت قائم کرتے ہوئے اس کے لیے دلیلیں واضح کی جائیں، اور ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر کسی کے کفر کی 99 دلیلیں ہوں، اور اس کے مقابلہ ایک دلیل اس کے مسلمان ہونے کی ہو تو اس ایک دلیل کی بنیاد پر اسے کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔

س:...... فتنوں سے بچنے کا صحیح راستہ کیا ہے؟

ج:...... اس کا صحیح راستہ کتاب وسنت کی تعلیمات حاصل کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)) [الترمذي]

''جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت بڑے اختلافات دیکھے گا، تو ان حالات میں تمہیں میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا اور اس پر اپنے دانت گاڑ دینے ہوں گے۔''

صلاۃ النبی ﷺ

نماز کے احکام و مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز کی فرضیت واہمیت

1:......نماز اسلام کا دوسرا بڑا رکن ہے، جو اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے لیے شبِ معراج کا تحفہ ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا'' (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز (سنت کے مطابق) درست ہوئی تو بندہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی (یعنی سنت کے مطابق نہ پائی گئی) تو ناکام ونامراد ہوگا۔'' (ترمذی: صحیح)

2:...... باقاعدگی سے پانچ نمازیں ادا کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں، کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالی ان کے ذریعہ گناہ مٹادیتا ہے'' (بخاری و مسلم)

بے نماز کا حکم اور اس کا انجام

3:......نماز کا یا نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، اس کے کفر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے۔ (مجموع فتاوی ابن تیمیہ (434/10)

4:......غفلت ولا پرواہی سے نماز ترک کرنا بھی کفر ہے: کیونکہ نماز اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسلمان) آدمی اور شرک یا کفر کے

درمیان (حد فاصل) ترکِ نماز ہے" (مسلم)، ایک روایت میں ہے: (کفر اور ایمان میں نماز چھوڑنے کا فرق ہے)، نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا فرق ہے، جس نے نماز ترک کر دی اس نے کفر کیا) (الترمذي: 2621، النسائي: 463، ابن ماجه : 1097)، اور صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ نماز چھوڑنے والا کافر ہے، عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں: (محمد ﷺ کے صحابہ نماز کے علاوہ دین کے کسی کام کو چھوڑ دینے کو کفر قرار نہیں دیتے تھے) (الترمذي: 2622، صحيح)، اور تابعین کا بھی یہی موقف تھا۔

(تعظيم قدر الصلاة: 978)

5:...... سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیے نماز قیامت کے روز نور، برہان (حجت) اور نجات کا باعث ہوگی، اور جس نے نماز کے حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ نجات، نیز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" (ابن حبان: حسن)

6:...... اگر کوئی نماز کی فرضیت کے اقرار کے باوجود اسے ادا نہ کرے تو مسلمان حکمران اسے نماز پڑھنے کا حکم دے، اگر پھر بھی نہ پڑھے تو اسے مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے، اسے غسل کفن نہ دیا جائے، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، اور اس کا چھوڑا ہوا مال وراثوں پر تقسیم کرنے کی بجائے بیت المال میں جمع کیا جائے کیونکہ کافر کی وراثت مسلمانوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔

(فتاوى اللجنه الدائمه 49/6)

7:...... رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سوجاتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا" (بخاری)

بچے کو کب نماز کا حکم دیا جائے؟

8: ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو

انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو، جب دس برس کے ہو جائیں اور نماز باقاعدگی سے نہ پڑھیں تو مار کر نماز پڑھائیں ، نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ'' (ابوداؤد: صحیح)

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل

9:...... امت مسلمہ کے لیے زمین بھر کو مسجد بنایا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے زمین کو مسجد اور مٹی کو پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ لہٰذا میری امت کے لوگوں کو جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آئے، ادا کرلیں'' (بخاری، مسلم)

10:...... نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد، اور بدترین جگہ بازار ہیں۔'' (مسلم)

11:...... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے، اپنے گھر میں بیٹھے'' (متفق علیہ)۔ سگریٹ تو اس سے بھی بدتر ہے۔

12:...... مساجد میں کاروباری اور دوسرے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تجھے کبھی واپس نہ دے''۔ (ترمذی: صحیح)

13:...... نبی ﷺ نے فرمایا: ''قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے''۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ صحیح)

14:...... جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ قبر سامنے ہے، یا یہ مسجد اس قبر کی وجہ سے قبر پر یا اس کے آس پاس بنائی گئی ہے تو ایسی مسجد میں نماز نہیں ہوتی، ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبروں پر نہ بیٹھو، نہ ہی قبروں کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھو'' (مسلم)، لیکن اگر قبر پیچھے ہو اور مسجد کی بنیاد قبر کی وجہ سے نہ رکھی گئی ہو تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس قبر کو وہاں سے نکال دینا چاہیے۔ (فتاوی ابن باز 10/246)

15:...... مسجد میں داخل ہونے کی دعاء: ((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

رَحْمَتِكَ)) ''الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''

مسجد سے نکلنے کی دعاء: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)

''الٰہی میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں''

اوقاتِ نماز

16:......فرض نمازیں مقررہ وقت میں ادا کرنا ضروری ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ (النساء: 103)

''بے شک نماز مسلمانوں پر مقرر اوقات میں ادا کرنا فرض کی گئی ہے۔''

جو شخص نماز کو بلا عذر قضاء کر کے پڑھتا ہے بعض علماء کے نزدیک اس کا یہ عمل کفر ہے، اور اگر کفر نہ بھی ہو تب بھی کبیرہ گناہ ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝﴾ (الماعون: 4-5)

''ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں۔''

17:......نمازِ فجر کا وقت: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز کا وقت: طلوعِ فجر سے سورج طلوع ہونے تک ہے'' (مسلم)

سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز روشنی ہونے سے پہلے ادا کی جائے: جیسا کہ حدیث میں ہے: ''نبی کریم ﷺ صبح کی نماز دھندلکے میں ادا کر لیتے تھے'' (متفق علیہ)

18:......نمازِ ظہر کا وقت: فرمانِ نبوی ہے: ''ظہر کی نماز کا وقت: سورج ڈھلنے سے لے کر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہونے تک ہے۔'' (مسلم) سخت گرمی میں نمازِ ظہر کو گرمی کی شدت کم ہو جانے تک تاخیر کیا جائے، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جب گرمی کی شدت ہو تو (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈا کرو۔'' (بخاری)

19:......نمازِ عصر کا وقت: نمازِ عصر کے دو وقت ہیں: (1) اصل وقت: آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہونے سے لے کر سورج زرد ہونے تک ہے۔'' (مسلم)

(2) اضطراری (یعنی مجبوری کا) وقت: سورج زرد ہونے کے بعد سے غروب ہونے

تک کا وقت ہے، فرمانِ نبوی ہے: ''جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے ایک رکعت ادا کر لی اس نے نمازِ عصر پالی'' (متفق علیہ)، اسے اضطراری وقت اس لیے کہا گیا ہے کہ مجبوری کے بغیر اس وقت تک نماز کو لیٹ نہیں کرنا چاہیے، اس وقت تک نمازِ عصر کو تاخیر کرنا منافقت کی علامت ہے۔

20:...... نمازِ مغرب کا وقت: ارشادِ نبوی ہے: (مغرب کی نماز کا وقت شفق کی سرخی غائب ہونے تک ہے) (مسلم)

21:...... نمازِ عشاء کا وقت: ارشادِ نبوی ہے: ''اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔'' (مسلم)

عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے

22:...... تین اوقات میں نماز پڑھنا منع ہیں: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرمایا ہے: پہلا: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرا: عین دوپہر کے وقت حتی کہ سورج ڈھل جائے، اور تیسرا: جب سورج غروب ہو رہا ہو حتی کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔'' (مسلم) تحیۃ المسجد، وضو کے نفل، اور طواف کی دو رکعتیں کسی وقت بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔

اذان کے مسائل

اذان کا لغوی معنی اعلان ہے۔ اصطلاحاً: مسنون الفاظ سے نماز کا وقت شروع ہونے کا اعلان کرنا۔

23:...... اذان کا حکم: پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان و اقامت مردوں پر فرضِ کفایہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی اذان کہے)۔

24:...... اکیلے آدمی کے لیے بھی سفر وحضر میں اذان کہنا سنت ہے، بشرطیکہ وہاں پہلے اذان نہ دی گئی ہو، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم اپنی

بکریوں یا صحراء میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہو، کیونکہ جو بھی جن انسان تمہاری اذان سنیں گا، وہ روزِ قیامت تمہارے لیے گواہی دے گا)۔ (بخاری)

25:...... اذان سننے والے کے لیے چار کام کرنا مسنون ہیں:

(1) اذان کا جواب دینا۔ (2) درود پڑھنا (3) وسیلہ کی دعاء مانگنا (4) اپنے اور مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے۔ جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ جنتی میں ہی ہوں گا، لہٰذا جو آدمی میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جاتی ہے'' (مسلم)

وسیلہ کی دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ))

''یا اللہ! اس توحید کی مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو منزلتِ وسیلہ اور مقام محمود عطا فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔''

(بخاری)

سترہ کے مسائل

26:...... نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے لوگوں کے خلل سے بچنے کے لیے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہیے، اسے ''سترہ'' کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے سامنے کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔'' (ابن ماجہ: صحیح)، اونٹ پر بیٹھنے کے لیے بنائی کرسی کو کجاوہ کہتے ہیں،

جس کی اونچائی: تقریباً 42 سنٹی میٹر کے برابر ہوتا ہے، لیکن اگر اس سے کم بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی ابن عثیمین : 326/13)

27:...... نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید۔ سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کا گناہ جان لے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرنا بہتر سمجھے۔'' (متفق علیہ)

28:...... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں سے آڑ کر کے نماز پڑھے پھر کوئی آدمی (اس سترہ کے اندر سے) گزرنا چاہے تو اسے روک دے، اگر نہ رکے تو زبردستی روک دے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' (بخاری)

صف کے مسائل

29:...... نبی اکرم ﷺ نے صفیں سیدھی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا۔ (بخاری)

نمازی کو اپنے جسم کے مطابق ٹانگیں کھولنا چاہیے، ایسا کرنے سے ہی کندھے سے کندھا بھی مل سکتا ہے، اور یہی انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ (فتاوی ابن عثیمین)

30:...... صفیں مکمل کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اگلی صف پوری کرو اور پھر اس کے بعد والی صف، اگر کمی ہو تو آخری صف میں ہونی چاہیے۔'' (ابوداؤد: صحیح)

31:...... اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ (احمد، ابوداود، ترمذی: صحیح)

وضاحت:...... اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہونا درست ہے۔ اگلی صف سے آدمی کو پیچھے کھینچ کر ساتھ کھڑا کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

32:...... اگر مرد، بچے اور عورتیں ہوں تو: امام کے پیچھے مرد، پھر بچے اور آخر میں عورتوں کی صف ہونا چاہیے، نیز یہ کہ ایک عورت تنہا صف میں کھڑی ہوسکتی ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور ایک یتیم (بچے) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم ہم سب کے پیچھے تھیں۔ (بخاری)

3:...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ عائشہ نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی، جبکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں (کھڑا ہوکر) آپ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا'' (نسائی: صحیح)

اگر عورت مرد کے ساتھ صف بنالے تو جمہور علماء کے ہاں یہ عمل مکروہ ہے۔

(مجموع فتاوی ابن تیمیہ: 12078)

اس سے معلوم ہوا کہ مرد ایک ہو تو امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا، زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے، جبکہ عورت ایک ہو یا زیادہ ان کی الگ صف ہوگی۔

جماعت کے مسائل

34:...... مردوں پر باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے: ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ﴾

(النساء: 102)

''اور جب تم ان کے ساتھ ہو اور نماز کی اقامت کہو تو ان (مسلمانوں) میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو جائے۔''

یہ خوف وسفر کی حالت کا حکم ہے تو اقامت اور امن کی حالت میں اور بھی اہم ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک نابینا آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا: ''یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے''، یہ کہہ کر اس نے نماز گھر میں پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی، لیکن جب وہ واپس ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور پوچھا: ''کیا تم اپنے گھر میں اذان سن لیتے ہو؟'' اس نے

عرض کیا: ''جی ہاں'' آپ نے فرمایا: ''تو پھر مسجد میں آ کر نماز پڑھو'' (مسلم)، اور ابوداود کی صحیح روایت میں ہے: (لَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً) ''میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا۔''

35:...... نبی ﷺ نے فرمایا: ''اکیلی نماز کے مقابلے میں باجماعت نماز ستائیس درجے افضل ہے۔'' (مسلم)

36:...... عورتیں مسجد میں نماز پڑھ سکتی ہیں، لیکن ان کے لیے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو، البتہ ان کے لیے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔'' (ابوداود: صحیح)

37:...... مرض اور خوف جیسی مجبوری کی وجہ سے جماعت چھوڑنا جائز ہے: غیر معمولی سردی اور بارش بھی جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سردی اور بارش کی رات مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ اذان میں یہ الفاظ کہے: (اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ) ''لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔'' (متفق علیہ)

امامت کے مسائل

38:...... ہر وہ شخص امامت کرواسکتا ہے جس کی اپنی نماز صحیح ہو، ممیز بچہ۔ مسافر۔ متیم۔ متنفل۔ فاسق۔ فروعی مسائل میں مخالف۔ مریض۔ نابینا۔ جسے بار بار وضو ٹوٹنے کی شکایت ہو۔

جن لوگوں کی امامت جائز نہیں وہ: کافر۔ شرکِ اکبر کا مرتکب۔ غیر عاقل۔ غیر ممیز۔ بغیر طہارت (اگر اس کا علم ہو)، قرآن میں لحن جلی کرنے والا۔ (ایسی غلطی ہے جس سے معنی بدل جائے)۔ اور عورت عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے، مردوں کی نہیں ہے۔

39:...... امام اور مقتدی کی نیت میں اتفاق ہونا ضروری نہیں، چنانچہ ایک فرض ادا کرنے والے کے پیچھے دوسرا فرض، اور نفل یا سنت ادا کرنے والے پیچھے فرض ادا کرنا جائز ہے، امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن وسنت یا اجماع وقیاس میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو امام ومقتدی کی نیت میں اتفاق ضروری قرار دیتی ہو، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے، پھر اپنی قوم میں جا کر وہی نماز انہیں پڑھاتے) (متفق علیہ)

40:......جس شخص نے نماز شروع کرتے ہوئے امامت کی نیت نہ کی ہو، وہ نماز کے دوران امامت کی نیت کرسکتا ہے، اور اس کی اقتداء کرنا جائز ہے: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنے دائیں جانب کھڑا کرلیا۔۔۔) (مسلم)

41:......مقتدی کو امام کے ظاہری اعمال میں متابعت کرنا ضروری ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو) (متفق علیہ)

42:...... امام سے آگے چلنا یا بالکل ساتھ ساتھ چلنا حرام ہے، امام کے پیچھے پیچھے چلے، بہت زیادہ تاخیر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

43:...... جماعت کھڑی ہو جائے تو بھاگنے کی بجائے اطمینان اور وقار سے چلتے ہوئے مسجد مین جانا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جب نماز کھڑی ہو جائے تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ سکون اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ، نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پاؤ اسے ادا کرلو، اور جو حصہ رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو)۔ (متفق علیہ) امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز پہلا حصہ اور سلام کے بعد پڑھی جانے والی نماز آخری حصہ شمار ہوتا ہے۔

44:...... فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فجر کی سنتیں پڑھنے کی بجائے جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے، سیدنا ابو ہریرۃ فرماتے ہیں: (نمازِ فجر کی اقامت ہوئی تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اقامت کے بعد ایک آدمی نماز (سنتیں) پڑھ رہا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے اسے کھینچ کر صف میں کھڑے کردیا (یعنی اس کی نماز توڑ دی)۔

(بخاری:663،مسلم:711)

45:......فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد ادا کی جاسکتی ہیں، سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں: (رسول اللہ ﷺ نے مجھے فجر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھتے دیکھا تو پوچھا: اے قیس یہ کونسی دو رکعتیں ہیں؟ میں نے کہا: رسول اللہ: یہ فجر کی سنتیں ہیں جو میں پہلے نہ پڑھ سکا تھا، تو آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی) (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ: حسن) (کسی کام پر مطلع ہو کر آپ ﷺ کا خاموشی اختیار کرنا تقریری حدیث کہلاتا ہے، اور یہ شرعی حجت ہے)۔

نماز کے ارکان، واجبات اور شروط

46:...... نماز کے (14) ارکان / فرائض ہیں، جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی: (1) قیام (2) تکبیرِ اولی، (3) فاتحہ پڑھنا، (4) رکوع، (5) رکوع کے بعد قیام، (6) سات اعضاء پر سجدہ، (7، 8) سجدے سے سر اٹھانا اور بیٹھنا، (9، 10) آخری تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا، (11) درود شریف پڑھنا، (12) دونوں طرف سلام پھیرنا، (13) تمام اعمال میں اطمینان، (14) ارکان کی ترتیب۔

47:...... واجباتِ نماز (8) ہیں: (1) تکبیرِ اولی کے علاوہ باقی تکبیرات، (2) (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) (3) اور (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہنا، (4) رکوع میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) کہنا، (5) سجدوں میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى) کہنا، (6) دونوں سجدوں کے درمیان (رَبِّ اغْفِرْ لِيْ) کہنا، (7، 8) پہلا تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا۔

جبکہ نمازِ عیدین اور استسقاء میں زائد تکبیریں سنت ہیں۔ (فتاوی ابن عثیمین)

48:...... نماز کی (9) شرطیں ہیں: (1) اسلام: صحیح العقیدہ مسلمان ہو (2) عقلمند ہو۔ (3) تمیز (7 سال کا سمجھدار بچہ)۔ (4) طہارت (وضو، غسل، تیمم)۔ (5) جسم، کپڑوں اور جگہ کی پاکیزگی۔ (6) ستر کا ڈھانپنا: مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک جبکہ عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے (7) نماز کے وقت کا داخل ہونا۔ (8) استقبالِ قبلہ۔ (9) نیت: نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔

49:...... اگر کوئی شخص مذکورہ بالا شروط میں سے کوئی شرط پوری کرنے سے عاجز ہو تو وہ اسی حالت میں نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے، وقت سے تاخیر نہ کرے، ارشادِ باری تعالی

ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (ہر ممکن حد تک اللہ سے ڈرتے رہو) (التغابن: 16)، لیکن جو نماز بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو تو اسے لیٹ کیا جا سکتا ہے، تا کہ مطلوبہ شروط پوری کی جا سکیں۔ (فتاوی اللجنه الدائمه: 8/120-124)

نماز کا مسنون طریقہ

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: (صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي) (نماز ایسے پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو) (بخاری)، مذکورہ حدیث میں اس بات کی تاکید ہے کہ نماز نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہونی چاہیے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سنت کے خلاف نماز پڑھ کر جانے لگا تو آپ نے اسے فرمایا: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) (لوٹ کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی)، یعنی اس کے اس عمل کو نماز نہیں قرار دیا، افسوس کہ آج بہت سے لوگوں کا یہی حال ہے کہ وہ نماز کا مسنون طریقہ معلوم کرنے کی بجائے مسجد کے لوگوں کو دیکھ کر نماز پڑھنا سیکھ لیتے ہیں۔ جن مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کا حل اپنے اپنے مسلکوں سے لینے کی بجائے قرآن وسنت سے لینا چاہیے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ﴾

"پس اگر تمہارا کسی مسئلہ پر اختلاف ہو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔"

اور اسی بات کی ائمہ کرام نے تعلیم دی ہے۔

50:...... نماز تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) سے شروع ہوتی ہے، یہ نماز کا ایسا رکن ہے جس کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوتی، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: (نبی ﷺ نماز کا آغاز تکبیر (اللہ اکبر) سے کرتے تھے) (مسلم)۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہیں کہ نماز کی نیت زبان سے نہیں کہتے تھے۔

51:...... تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھانا سنت ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب

نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے'' (متفق علیہ)، اور مالک بن الحویرث کی حدیث میں ہے: (نبی ﷺ تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، اور رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی ایسا کرتے) (مسلم) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں سے کان چھونا یا پکڑنا سنت سے ثابت نہیں۔ اسی طرح ہاتھ صرف سینے تک اٹھانا بھی سنت کے خلاف ہے۔

52:...... قیام میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں تین کیفیتیں ثابت ہیں: (1) دایاں ہاتھ بائیں بازو پر (جیسا کہ صحیح بخاری میں سہل بن سعد کی روایت ہے)۔ (2) دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ اور کلائی پر (جیسا کہ صحیح مسلم میں وائل بن حجر کی حدیث ہے) (3) دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر (جیسا کہ صحیح النسائی میں وائل بن حجر کی حدیث ہے)۔

53:...... قیام میں ہاتھ باندھنے سے متعلق کئی روایات ہیں، ان میں ایک صحیح ترین حدیث سیدنا وائل بن حجر کی ہے، فرماتے ہیں: ((صَلَّيْت مَعَ رَسُول اللّٰه ﷺ فَوَضَعَ يَدَه الْيُمْنَى عَلَى يَدهُ الْيُسْرَى عَلَى صَدْره)) (میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو (دیکھا کہ) آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر رکھا) (صحیح ابن خزیمہ)، ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کے متعلق ابن ہمام حنفی فرماتے ہیں: ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام علماء کا اتفاق ہے، کیونکہ اس میں ابوشیبہ عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی ضعیف ہے۔ (حاشية السندي على ابن ماجه 210/2)، (شرح مسلم (138/2)۔ جبکہ قیام میں ہاتھ کھلے چھوڑنا بھی سنت کے بالکل خلاف ہے۔

54:...... اس کے بعد ثنا پڑھنا سنت ہے: رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ)) (بخاری ومسلم)

یااللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق ومغرب کی دوری فرما دے، یااللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک وصاف کردے۔ یااللہ! میرے گناہ برف، پانی اور اولوں سے دھودے)

ثنا کے لیے 8 آٹھ طرح کی دعائیں صحیح احادیث میں ثابت ہیں، چنانچہ بہتر یہ ہے کہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اِن تمام مسنون دعاؤں کو وقتاً فوقتاً باری باری پڑھا جائے۔

55:......ثنا کے بعد امام، مقتدی اور منفرد سب کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ یہ نماز کا رکن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) ''جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (متفق علیہ) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے، مکمل نہیں ہوتی''، آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: ''ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو۔'' (مسلم)

56:......نماز سری ہو یا جہری، تمام نمازوں میں فاتحہ پڑھنے کا حکم ہے، سنن ابوداود میں ارشادِ نبوی ہے: (جب میں قرآن کی اونچی آواز سے تلاوت کروں تو تم فاتحہ کے علاوہ کوئی تلاوت نہ کرو، کیونکہ جس نے یہ (فاتحہ) نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوگی) (محدث الدارقطنی فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں)۔ مولانا عبدالحیی حنفی اپنی کتاب (امام الکلام) میں لکھتے ہیں کہ ''کسی بھی صحیح حدیث سے امام کے پیچھے فاتحہ کی ممانعت ثابت نہیں، اور اس سلسلہ میں جو نقل کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے، صحیح یہ ہے کہ سری نمازوں میں اور جہری کے سکتات میں مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے''، اور صحابہ کرام، تابعین، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے۔

57:...... فاتحہ شروع کرتے ہوئے (أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) پڑھنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ سے جہری نماز میں (بسم

اللہ) آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے۔ (مسلم، نسائی: صحیح)، زیادہ تر روایات میں آہستہ پڑھنے کا ذکر ہے، لہٰذا آہستہ پڑھنا افضل ہے، اور بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے۔

(فتاوی ابن عثيمين 109/13)

58:...... امام سورہ فاتحہ پڑھ لے تو امام سمیت تمام مقتدیوں کو بیک وقت آمین کہنی چاہیے۔ سری قراءت میں آہستہ اور جہری قراءت میں بلند آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین کی آواز فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے گزشتہ (صغیرہ گناہ) بخش دیئے گئے۔'' (متفق علیہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مزید روایت کرتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ جب سورہ فاتحہ کی تلاوت فرماتے تو بلند آواز سے (آمین) کہتے) (الدارقطنی: حسن)۔

تابعی جلیل عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: ''میں دوسو 200 صحابہ کرام سے ملا ہوں، وہ سبھی امام کے (وَلَا الضَّآلِّيْنَ) کہنے پر بلند آواز سے (آمین) کہتے تھے۔''

(سنن البيهقي 59/2)

59:...... فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں تلاوت کرنا سنت ہے، افضل ہے کہ یہ مسنون مقدار میں ہو، جہاں آپ ﷺ نے لمبی تلاوت کی ہے وہاں لمبی اور جہاں آپ نے کم تلاوت کی ہے وہاں کم کریں۔

60:...... جسے قرآن یا نماز کے اذکار یاد نہ ہوں وہ کیا کرے؟ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''میں نماز میں قرآن مجید میں سے کچھ بھی نہیں پڑھ سکتا، مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو قرآن مجید کی جگہ کافی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرات کی جگہ یہ اذکار پڑھو: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) (نسائی: حسن)

61:...... اس کے بعد (اللہ اکبر) کہتے ہوئے رکوع کیا جائے، صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہر اٹھتے بیٹھتے تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔

62:...... تکبیر تحریمہ کی طرح رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے اور پہلے تشہد کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے رفع الیدین کرنا سنت ہے: نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر جب نماز شروع کرتے تو (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع سے اٹھنے کے لیے (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتے تو پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (لَمْ يَثْبُتْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ) (نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کسی سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت نہیں)، مزید یہ کہ انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جس میں صرف نماز کے آغاز میں رفع الیدین کا ذکر ہے، اس کے بعد نہیں۔

63:...... رکوع میں کمر سیدھی کی جائے، اور سر کمر کے برابر ہو اور ہاتھ گھٹنوں پر جمے ہوں: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنا سر کمر سے نہ اونچا کرتے نہ نیچا کرتے، بلکہ سر اور کمر کے برابر رکھتے۔'' (بخاری)

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''جب رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنے مضبوطی سے پکڑ لیتے۔'' (بخاری)

64:...... رکوع مکمل اطمنان سے کرنا چاہیے، سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدترین چور نماز کا چور ہے'' لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ نماز کی چوری کیسے؟'' فرمایا: ''نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود پورے نہیں کرتا۔ (احمد: صحیح)

65:...... رکوع میں یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہے: تین مرتبہ یا اس سے زیادہ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) کہنا (ابن ماجہ: صحیح)، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع و سجود میں: (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي)

پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری) اس کے علاوہ اور بھی کئی دعائیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں، وقتاً فوقتاً یہ دعائیں پڑھنا چاہیے۔

66:...... رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہوئے (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه) کہنا چاہیے، جبکہ مقتدی (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہہ سکتا ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: ''جب امام (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه) کہے تو تم (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہو، امام شافعی اور ابن حزم کے ہاں مقتدی کو بھی (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه) کہنا چاہیے۔

67:...... رکوع کے بعد اطمنان سے کھڑے ہونا ضروری ہے: ثابت البنانی فرماتے ہیں: ''سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کرتے تو رکوع سے سر اٹھا کر قومہ کے لیے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا شاید سیدنا انس رضی اللہ عنہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔'' (بخاری)

68:...... رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ''قومہ'' کہتے ہیں۔ حالتِ قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کھلے رکھنے کے بارہ میں کسی حدیث سے وضاحت نہیں ملتی۔ لہٰذا دونوں طرح درست ہے۔

69:...... قومہ کی مسنون دعاء: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ) (ہمارے رب! تعریف تیرے ہی لیے ہے، بکثرت ایسی تعریف، جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے) (بخاری)

قومہ کی مزید دعاء: (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) (مسلم: 477)

70:...... پھر بغیر ہاتھ اٹھائے (اللہ اکبر) کہتے ہوئے سجدہ کریں، سجدہ کرنے کے لیے زمین پر پہلے ہاتھ یا گھٹنے رکھنا دونوں طرح جائز ہے، کیونکہ دونوں طرح احادیث میں وارد

ہے، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نمازی چاہے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے، اور چاہے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے، علماء کا اتفاق ہے کہ دونوں طرح سے نماز صحیح ہے۔''

(مجموع الفتاوی 449/22)

71:...... سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہیے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر۔ یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے پیشانی اور ناک کی طرف اشارہ کیا (یعنی پیشانی اور ناک دونوں زمین پر لگانی ضروری ہیں)، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔ لہٰذا ان اعضاء میں سے کوئی عضو بھی زمین سے اٹھا نہ ہو۔

72:...... سجدہ کا صحیح طریقہ: سجدہ پورے اطمینان سے کرنا چاہیے۔ سجدے میں بازو زمین پر نہ بچھے ہوں، اور کہنیاں پہلوؤں سے دور ہوں، اور پیٹ رانوں سے اٹھا ہوا ہو، ہاتھ کانوں یا کندھوں کے برابر ہوں، اور ان کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ ہوں۔ سیدنا انس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ اطمینان سے کرو، اور تم میں سے کوئی بھی سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے'' (متفق علیہ) ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ سجدہ میں اپنی ناک اور پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے، اور ہاتھ اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے، اور ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے'' (ابوداؤد، ترمذی: صحیح)

73:...... سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''کہ نبی اکرم ﷺ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں موڑ کر قبلہ رخ رکھتے تھے'' (بخاری)، ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں: (آپ ﷺ نے سجدہ میں دونوں قدم ملائے ہوئے تھے)۔ (صحیح ابن خزیمہ)

74:...... سجدوں کی دعائیں: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں تین مرتبہ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى) کہتے ہوئے سنا) (ابن ماجہ: صحیح)، رکوع میں مذکورہ دعائیں سجدوں میں بھی پڑھنا مسنون ہیں۔

75:...... سجدوں میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے، لیکن دعائیں کرنا مسنون ہیں خواہ

قرآنی ہوں یا غیر قرآنی، ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: (سجدوں میں کثرت سے دعاء کرو، امید ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے)۔

76:...... پھر بغیر ہاتھ اٹھائے (اللہ اکبر) کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھیں، اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر اطمنان سے بیٹھ جائیں، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (رسول اللہ ﷺ دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں لٹا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ (البخاری)

77:...... سجدوں کے درمیان قعدہ کی دعا: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاجْبُرْنِیْ، وَاھْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ)) ''یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرا نقصان پورا کر، مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما'' (ابوداود، ترمذی)، ''نبی اکرم ﷺ سے یہ دعا بھی ثابت ہے: (رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي) [صحیح بخاری] وضاحت: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ''قعدہ'' کہتے ہیں۔

78:...... اس کے بعد (اللہ اکبر) کہتے ہوئے پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کریں گے۔

79:...... پھر (اللہ اکبر) کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے جلسہ استراحت کریں گے جو سنت ہے: سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز کی طاق رکعتوں یعنی پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر سیدھے بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے'' (بخاری)

80:...... پہلا تشہد بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا رکھا اور بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے۔ جبکہ دوسرے یا آخری تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر کولہے پر بیٹھنا سنت ہے، اسے تورّک کہتے ہیں۔

81:...... پہلے تشہد کی دعا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''جب تم نماز میں (تشہد) بیٹھو تو یہ دعا کہو: ((اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ

بَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر آدمی اپنے لیے اللہ سے جو دعاء کرنا چاہے کرے'' (مسلم)

82:...... تشہد میں داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کریں، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب التحیات میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے، اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے''

(مسلم)

83:...... پہلے تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے (اللہ اکبر) کہنا اور رفع الیدین کرنا چاہیے، جیسا کہ ابن عمر اور ابوحمید رضی اللہ عنہما کی احادیث میں ہے: (جب آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے)

(بخاری، ابوداود)

84:...... تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا چاہیے، اور اگر کبھی اس سے مزید تلاوت کرلیں تو جائز ہے، ابوسعید خدری کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی آخری دو رکعتوں میں 15 آیتوں کے برابر تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم)

858:...... دوسرے تشہد میں التحیات کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا ضروری ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے یہ درود پڑھنے کی تعلیم دی ہے: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ)) (بخاری)

"یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا، تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے، یا اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔"

86:...... درود کے بعد مسنون دعاؤں میں سے کوئی ایک یا جتنی کوئی چاہے پڑھ سکتا ہے۔ ان مسنون دعاؤں میں سے یہ دعا پڑھنے کی تاکید ہے: سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا ایسے سکھاتے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت سکھاتے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)) "الٰہی میں تیری جناب میں عذابِ جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں، اور عذابِ قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں، اور موت وحیات کی آزمائش سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ (مسلم)، بعض علماء نے تشہد میں مذکورہ دعا کا پڑھنا واجب قرار دیا ہے، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی قول کو راجح کہا ہے، تابعی طاؤس کے بیٹے نے جب یہ دعا نہ پڑھی تو انہوں نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔

87:...... نماز کے اختتام پر دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں: (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "نماز کا آغاز تکبیر اور اختتام سلام کہنا ہے" (ابوداؤد، ترمذی، صحیح)

88:...... سلام پھیرنے کے بعد امام کو دائیں یا بائیں طرف سے پھر کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیر لیتے" (بخاری)

89:...... نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگنا سنت سے ثابت

نہیں، ارشادِ نبوی ہے کہ نماز کے آخر میں دعا قبول ہوتی ہے (ترمذی: صحیح)، نماز کے آخر سے مراد سلام سے قبل ہے نہ کہ بعد میں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تمام دعائیں سلام سے پہلے ہوتی تھیں۔

90:...... فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے مسنون اذکار کرنا چاہیے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی (فرض) نماز کے اختتام کا اندازہ آپ ﷺ کی تکبیر (اللہ اکبر) کی آواز سے لگایا کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰه) کہتے اور پھر فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) ''یا اللہ تو سلامتی والا ہے، سلامتی تجھی سے حاصل ہوسکتی ہے، اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے'' (مسلم)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد وثنا کا وہی حقدار ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا، اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا۔ کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی'' (متفق علیہ)

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے، تو بلند آواز سے یہ کلمات ادا فرماتے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ

الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ))

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہٰ نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے، بادشاہی اسی کی ہے، حمد وثنا اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہٰ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اس کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اسی کے لیے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک وہی ہے، اس کے سوا کوئی الہٰ نہیں، ہم اپنا دین اسی کے لیے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو'' [مسلم]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 33 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اور ایک دفعہ یہ کلمات: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) پڑھے، تو اس کے سارے گناہ (خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) معاف کر دیے جائیں گے'' (مسلم)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ (ابوداود، نسائی: صحیح) معوذات سے مراد آخری تین سورتیں ہیں۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی''

(نسائی، ابن حبان، طبرانی: صحیح)

نماز میں جائز اور ناجائز امور

91:...... امام سے اگر تلاوت میں غلطی ہو جائے تو اس کی تصحیح کرنی چاہیے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں: ایک دفعہ نبی ﷺ کو دورانِ نماز تلاوت میں غلطی لگ گئی تو آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر اُبی بن کعب سے فرمایا: تم نے مجھے لقمہ کیوں نہ دیا)

(ابوداود: حسن)

92:...... موذی چیز کو نماز کی حالت میں مارنا جائز ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں سانپ اور بچھو کو مار دو'' (احمد، ابوداؤد: صحیح)

93:...... اگر بچہ رو رہا ہو یا تنگ کر رہا ہو تو اسے اٹھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ نماز میں اپنی نواسی امامہ کو کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو امامہ کو اتار دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر اسے اٹھا لیتے۔''

(متفق علیہ)

94:...... دورانِ نماز ہاتھ کے اشارے سے سلام یا کسی بات کا جواب دینا جائز ہے، بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران لوگوں کے سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاتھ کے اشارے سے۔ (صحیح ابوداود)

95:...... نماز میں وسوسہ آنے پر تعوذ پڑھنا جائز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کے دوران وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام ''خنزب'' ہے۔ جب اس کا وسوسہ محسوس کرو، تو (دوران نماز ہی) ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' پڑھو اور بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو'' (مسلم)

96:...... نماز میں قصداً کھانا یا پینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے، اس پر تمام علماء امت کا اجماع ہے۔ (الاجماع لابن المنذر: 1985)

97:...... نماز میں کسی طرح کی قصداً بات چیت کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے پہل ہم نماز میں بات چیت کر لیا کرتے تھے، حتی کہ اللہ تعالی کا یہ فرمان نازل ہوا: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (اور اللہ کے لیے خاموشی سے کھڑے ہو جاؤ) (البقرۃ: 238) تو اس کے بعد ہمیں نماز میں خاموشی کا حکم دیا گیا) (بخاری)۔

98:...... نماز کو عجلت اور جلدی جلدی ادا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے: سیدنا ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، ایک شخص نے مسجد میں نماز پڑھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوٹ کر نماز

پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، اس نے لوٹ کر پہلے کی طرح سے (جلد جلد) نماز پڑھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، اس نے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح نماز پڑھی اور آپ نے پھر اسے وہی حکم دیا، تو اس شخص نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھے تو اسی طرح نماز پڑھنا آتی ہے، لہٰذا آپ مجھے (نماز کا صحیح طریقہ) سکھا دیجیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر (تحریمہ) کہو، پھر (فاتحہ پڑھو اور) جو تمہیں قرآن سے میسر ہو اس کی تلاوت کرو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ، پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ (حتی کہ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ)، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ میں مطمئن ہو جاؤ، پھر سجدہ سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھو، پھر اسی طرح باقی نماز مکمل کرو۔'' (متفق علیہ)

99:...... بلا ضرورت مسلسل اور کثرت سے حرکتیں کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ① الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ②﴾ (المؤمنون: 1-2) (یقیناً وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازیں خشوع وسکون سے ادا کرتے ہیں)، ایسی حرکتوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں، لیکن اس کی حد تک نہ ہو کہ دیکھنے والے کو محسوس ہو کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔

100:......قصداً قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، کیونکہ ایسا کرنا نماز کو کھیل تماشا بنانے کے مترادف ہے، اگر بغیر قصد سے اچانک ہنسی آجائے تو نماز باطل نہیں ہو گی۔

(الشرح الممتع 366/3)

101:...... بھوک لگی ہو اور کھانا موجود ہو، یا قضاء حاجت کی ضرورت ہو، ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، ارشادِ نبوی ہے: ''جب کھانا تیار ہو، یا قضاء حاجت کی ضرورت ہو تو نماز نہیں ہوتی۔'' (مسلم)

102:......نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے، سوائے یہ کہ آس پاس کوئی ایسی چیز ہو جو نماز سے توجہ ہٹاتی ہو تو آنکھیں بند کر سکتے

ہیں۔(زادالمعاد)

103:......نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو حالت نماز میں دعا مانگتے ہوئے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جانا چاہیے ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔'' (مسلم)

104:......نماز میں کپڑا لٹکانا اور بلا عذر منہ ڈھانپنا منع ہے ۔نماز میں کپڑا دونوں کندھوں پر اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں ''سدل'' کہلاتا ہے جو کہ منع ہے۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل کرنے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔(ابوداود، ترمذی: صحیح)

105:......نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے، جب بندہ توجہ ہٹالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے'' (احمد، ابوداود، نسائی ، ابن خزیمہ: حسن)، لیکن کسی ضرورت کے تحت دیکھنا جائز ہے، نبی کریم ﷺ دائیں بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔(ترمذی، نسائی: صحیح)

سنت ونفل نماز کے مسائل

نوافل کی تقسیم: فرائض کے علاوہ تمام نمازیں نفل کی حیثیت رکھتی ہیں، اور نفل نماز کی دو قسمیں ہیں: (1) سنت (2) نفل۔ پھر ایسے نوافل جنہیں رسول اللہ ﷺ فرض نمازوں سے پہلے یا بعد میں پڑھنے کا باقاعدہ اہتمام کرتے تھے انہیں سنت مؤکدہ کا نام دیا جاتا ہے، جبکہ وہ نوافل جنہیں آپ ﷺ کبھی پڑھتے اور کبھی چھوڑتے تھے انہیں سنت غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔

اسی طرح سنتوں کے مقابلہ میں نوافل کی بھی دو قسمیں ہیں: (1) نفل خاص (2) نفل عام۔ چنانچہ ایسے نوافل جنہیں بعض مخصوص حالات میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، جیسا کہ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء وغیرہ ہے، اس کے علاوہ باقی نفل عام ہیں، جنہیں ممنوع اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت اور تعداد میں ادا کر سکتے ہیں۔

نوافل کی فضیلت واہمیت

106:......فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کے اہتمام سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے (بخاری)، مزید ارشادِ نبوی ہے: ''روزِ قیامت سب سے پہلے لوگوں کے اعمال میں سے نماز کا حساب ہوگا،۔۔۔اگر اس کے فرائض میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا: دیکھو میرے بندے کے کوئی نوافل ہیں؟ اس کے فرائض کی کمی نوافل سے پوری کر دو۔''

(صحیح ابوداود ترمذی)

107:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باقاعدگی سے بارہ رکعت سنتیں ادا کرے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے: نماز ظہر سے پہلے 4 چار رکعت، دو 2 رکعت ظہر کے بعد، دو 2 رکعت نماز مغرب کے بعد، دو 2 رکعت نماز عشاء کے بعد اور دو 2 رکعت نماز فجر سے پہلے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح)

108:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'فجر کی دو رکعت (سنت مؤکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہیں' (ترمذی: صحیح)

109:...... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت ادا کرے اللہ اس پر (جہنم کی) آگ حرام کر دیتا ہے'' (ابن ماجہ: صحیح)

110:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد: حسن)

111:......نماز مغرب سے قبل دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو''تیسری مرتبہ فرمایا: ''جس کا جی چاہے پڑھے'' نبی اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ یہ الفاظ اس خدشہ کی وجہ سے فرمائے'' کہیں لوگ اسے سنت مؤکدہ نہ بنالیں'' (متفق علیہ)

112:......سنت اور نفل نماز گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں فرض نماز ادا کر چکے تو

اسے چاہیے کہ کچھ نماز (یعنی سنتیں نوافل) گھر میں ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی گھر میں ادا کی جانے والی نماز میں خیر و برکت پیدا فرماتا ہے۔" (مسلم)

گھر میں سنتیں و نوافل ادا کرنے کے فائدے: (1) ریاکاری سے بچاؤ۔ (2) زیادہ خشوع و خضوع۔ (3) گھر میں نزولِ رحمت۔ (4) شیطان کو دھتکارنا۔ (5) کئی گنا زیادہ اجر و ثواب۔

113:...... سفر میں سنتیں اور نوافل سواری پر ادا کیے جا سکتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرائض کے علاوہ تہجد اور وتر کی نماز، جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا ادا کر لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

114:...... تین اوقات میں عام نفل پڑھنا منع ہیں: (1) نماز عصر ادا کرنے کے بعد سے سورج غروب ہونے تک، (2) نماز فجر ادا کرنے کے بعد سے سورج مکمل طلوع ہونے تک، البتہ ان اوقات میں فرائض، سنتیں اور وہ خاص نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں۔ (3) جب سورج آسمان کے درمیان ہوتا ہے سے لے کر سورج ڈھلنے تک کوئی نماز بھی ادا نہیں کی جا سکتی۔

115:...... سنتیں اور نفل نماز رہ جائے تو اگر آدمی چاہے تو ان کی بھی قضاء دی جا سکتی ہے: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ظہر کی پہلی چار سنتیں فرضوں سے پہلے نہ ادا کر سکتے تو بعد میں ادا کرتے۔ (ترمذی: حسن)

116:...... وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: "میں دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔" (متفق علیہ)

117:...... مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرنا چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے"۔ (متفق علیہ)

سجدہ سہو کے مسائل

118:...... اللہ تعالیٰ نے نماز میں بھولنے کا کفارہ ادا کرنے کے لیے دو سجدے مقرر کیے ہیں ۔ اگر بھول کر فرض چھوٹ جائے تو اسے پورا کرنا ضروری ہے، اور سجدہ سہو بھی کرنا ہوگا، اور اگر بھول کر واجب چھوٹ جائے تو اس کی جگہ صرف سجدہ سہو کر لینا ہی کافی ہے، اور اگر بھول کر سنت چھوٹ جائے تو اس کے لیے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

نماز میں بھول ہو جانے کے تین حالات ہیں:

(1) زیادتی: نماز میں بھول کر کوئی چیز زیادہ کر دینا، اگر نمازی کو یہ زیادتی نماز کے بعد یاد آئے تو اسے صرف سجدہ سہو کر لینا کافی ہے، لیکن اگر زیادتی کرتے ہوئے ہی یاد آ جائے تو فوراً اسے چھوڑ کر اس کے بعد والا عمل شروع کرنا ہوگا، اور آخر میں نماز کے بعد سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔

(2) کمی: اگر درمیانے تشہد جیسا کوئی واجب چھوٹ جائے تو اگر اگلے رکن میں پہنچنے سے پہلے یاد آ گیا تو پہلے اسے پورا کریں، لیکن اگر دوسرے رکن میں منتقل ہو جائیں تو چھوٹے واجب کو مکمل کرنا ضروری نہیں سلام سے پہلے سجدہ سہو کر لینا کافی ہے ۔ سیدنا عبداللہ بن بُحینہ روایت فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے نماز مکمل کی اور لوگ سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔ (متفق علیہ)

(3) شک: اگر رکعات میں شک ہو تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے، اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو اسے چاہیے کہ مشکوک (یعنی چار) کو نظر انداز کرتے ہوئے یقین پر عمل کرے، (یعنی تین رکعت شمار کرے)، اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ سہو کرے۔“ (مسلم)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ سہو کے بعد دوبارہ تشہد پڑھنا خلاف سنت ہے۔

119:......اگر سجدہ ورکوع جیسا کوئی فرض چھوٹ جائے تو اسے پورا کرنا ضروری ہے، اور سلام کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔

120:......سجدہ سہو ہر حالت میں سلام سے قبل یا سلام کے بعد کرنا جائز ہے، اگرچہ افضل یہی ہے کہ جہاں آپ ﷺ نے سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا وہاں پہلے کیا جائے، اور جہاں آپ ﷺ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا ہے وہاں بعد میں کیا جائے۔ (ابن تیمیہ)

121:......کسی سنت چیز کے چھوٹ جانے یا نماز میں کوئی سوچ فکر آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

122:......اگر کوئی سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو یاد آنے پر سجدہ سہو کر لے، اگرچہ وہ اس دوران بات چیت کر چکا ہو، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔[بخاری، مسلم] مزید برآں جمہور علماء کے ہاں سجدہ سہو کرنا سنت ہے، اگر کرنا بھول گئے تو کوئی گناہ نہیں۔

قضا نمازوں کے مسائل

123:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز بھول جائے یا سونے کی وجہ سے لیٹ ہوجائے تو جیسے ہی اسے یاد آئے یا جاگے نماز ادا کرے، اس کی نماز کا وہی وقت ہے۔ [بخاری و مسلم] اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چھوٹی ہوئی نماز کو اگلی نماز یا دوسرے دن کی نماز تک لیٹ کرتے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔

124:......قضائے عمری سنت سے ثابت نہیں، اس ضمن میں ایک حدیث بیان کی جاتی ہے جس کے متعلق علامہ ابن باز فرماتے ہیں: اس حدیث کا کوئی وجود نہیں، یعنی بے بنیاد ہے، کیونکہ جس شخص نے نماز جان بوجھ کر بغیر عذر کے چھوڑے رکھی وہ کافر ہے، اسے اللہ سے توبہ کرنے، اور آئندہ سے نماز کی پابندی کرنے کی ضرورت ہے، چنانچہ قضائے عمری کی کوئی دلیل نہیں، اسی قول کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علامہ ابن القیم اور شیخ ابن عثیمین وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

ہاں صرف نماز قضا کرنے کا اس شخص کو حکم ہے جس نے بیماری یا بھول کر چھوڑی ہو، تو وہ اپنی چھوٹی ہوئی نمازیں قضا کرے گا، اور جسے یاد نہ ہو کہ کتنی نمازیں چھوٹی ہیں اسے چاہیے کہ اتنی نمازیں پڑھ لے جس سے اس کو یقین ہو جائے کہ اس نے تمام چھوٹی ہوئی نمازیں قضا کر لی ہیں۔ نیز یہ کہ اگر کئی نمازیں چھوٹی ہوں تو صرف فرائض ہی ادا کر لینا کافی ہے، اور اگر چھوٹی ہوئی نمازیں تھوڑی ہوں تو سنتیں بھی ادا کرنا چاہیے۔

نمازِ جمعہ کے مسائل

125:......نمازِ جمعہ کی فضیلت اور اس کے آداب بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا، اور جتنا مقدر ہوا نفل نماز پڑھے، پھر خاموشی سے خطبہ جمعہ سننے کے بعد امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی، تو اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (مسلم)

126:......نمازِ جمعہ چھوڑنے کی سزا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے سستی غفلت سے تین جمعے چھوڑ دیے اللہ تعالی اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر لگا دیتا ہے)
(السنن: صحیح)

127:......جس پر جمعہ فرض ہے اسے جمعہ کا غسل کرنا چاہیے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)) ''جمعہ کا غسل ہر بالغ مرد پر واجب ہے۔'' (کتب ستہ)

128:......دورانِ خطبہ بات چیت کرنا یا بے توجہی کرنا سخت گناہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے جمعہ کے دوران اپنے ساتھی کو خاموش رہنے کو کہا تو تم نے بیہودہ بات کی۔'' (متفق علیہ)

129:......نمازِ جمعہ سے قبل مسجد میں آنے والے کو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنی چاہئیں، خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں آتا ہے تو اسے چاہیے کہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے۔'' (مسلم)، دورانِ خطبہ تحیۃ

المسجد سے منع کرنے والی حدیث سخت ضعیف ہے، کیونکہ اس میں ایک جھوٹا راوی ہے۔

130:...... خطبہ جمعہ سے پہلے نبی کریم ﷺ سے کوئی سنتیں ادا کرنا ثابت نہیں، اس سے متعلقہ احادیث سخت ضعیف ہیں (بزار، طبرانی)۔ عام نوافل ہیں جس قدر کسی کو پڑھنے کی توفیق ہو پڑھ لے۔

131:...... نمازِ جمعہ کے بعد دو یا چار سنتیں پڑھنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے بعد چار رکعت سنت پڑھو" ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ گھر واپس آ کر دو رکعت سنتیں ادا کرتے۔ (مسلم)

نمازِ وتر کے مسائل

132:...... وتر نمازِ عشاء کا حصہ نہیں، بلکہ یہ رات کی نماز ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی سہولت کے لیے عشاء کی نماز کے بعد سے طلوعِ فجر تک پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

133:...... نمازِ وتر کا وقت: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جسے رات کے آخری حصہ میں آنکھ نہ کھلنے کا اندیشہ ہو اسے وتر پہلے حصے میں پڑھ کر سونا چاہیے اور جسے اٹھ جانے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، یہ بہتر ہے، کیونکہ رات کے آخری حصہ کی قراءت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔" (مسلم)

134:...... نمازِ وتر کا حکم: نمازِ وتر سنتِ مؤکدہ ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے سفر و حضر میں نہیں چھوڑا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر فرض کی طرح ضروری نہیں، جبکہ سنت ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ (نسائی، صحیح)

135:...... وتروں کی تعداد: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان پر حق ہے، البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، اور جو پسند کرے وہ تین پڑھے، اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔ (ابوداود: صحیح)

136:...... نبی ﷺ نے فرمایا: "تین وتر مغرب کی نماز کی طرح نہ پڑھو" (صححہ الحاکم) لہٰذا تین وتر نمازِ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام کے ساتھ نہیں پڑھنے چاہیے، دو

رکعات الگ اور ایک الگ پڑھے، یا تینوں اکٹھے ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھ لے۔

137:...... وتروں میں رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد دونوں طرح دعاء قنوت پڑھنا ثابت ہے: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ وتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ (ابن ماجہ: صحیح) نیز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد دعاء قنوت کیا کرتے تھے۔) (ابن ماجہ: صحیح)

138:......مسنون دعاء قنوت جو نبی کریم ﷺ نے اپنے نواسے حسن رضی اللہ عنہ کو سکھائی:

((اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ))۔

(نسائي: صحيح)

نمازِ تہجد/تراویح کے مسائل

139:...... رات کی نماز کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے۔'' (مسلم)

140:......نمازِ تراویح تہجد کی مسنون رکعات: نبی کریم ﷺ رات میں گیارہ رکعت ادا کرتے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے، اور آخر میں ایک وتر ادا کرتے تھے۔ (بخاری)

141:......نمازِ تراویح یا تہجد کو لمبا کر کے پڑھنا افضل ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے تہجد کی نماز میں ایک ہی رکعت میں سورۃ البقرۃ، النساء اور آل عمران پڑھیں (مسلم)

142:......نمازِ تراویح یا تہجد باجماعت ادا کی جا سکتی ہے: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو صرف تین دن تراویح باجماعت پڑھائی، ابن عباس وغیرہ نے آپ کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھی۔ (متفق علیہ)

اخلاقیات

من كتاب الجامع من بلوغ المرام

لابن حجر العسقلاني

باب الأدب

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حسن سلوک کے چھ عمومی حقوق ہیں، (1) جب اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرے، (2) جب وہ دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے، (3) جب کوئی نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرے، (4) جب اسے چھینک آئے (اور وہ ''الحمد للّٰه'' کہے) تو ''یرحمك اللّٰه'' کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے، (5) جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرے، (6) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ (قبرستان) جائے۔''

2: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دیکھو جو تم سے کم تر ہو، اسے مت دیکھو جو تم سے برتر ہو، اس طرح امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔''

3: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ واللفظ لمسلم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین آدمی ایک ساتھ ہو تو تم میں سے دو آدمی تیسرے کو اکیلا چھوڑ کر باہم خفیہ بات چیت نہ کریں، کیونکہ یہ کام اسے رنج و غم میں مبتلا کر دے گا، یہاں تک کہ تم لوگوں میں گھل مل جاؤ۔“

4: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ، حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔“

5: وَعَنْ ابن عمر رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے، جب پانی پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“

6: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہم قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلْ، وَاشْرَبْ، وَالْبَسْ، وَتَصَدَّقْ فِي غَيْرِ سَرَفٍ، وَلَا مَخِيلَةٍ)) أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وأحمد وعلقه البخاريُّ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ پیو، صدقہ و خیرات کرو، اور پہنو ہر وہ لباس جس میں اسراف و تکبر (فضول خرچی اور گھمنڈ) کا انداز نہ ہو۔“

7: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيُسَلِّمِ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((وَالرَّاكِبُ عَلَى

الْمَاشِي))

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں"۔ اور مسلم کی روایت میں مزید ہے کہ: "سوار شخص چلنے والے کو سلام کہے۔"

8: وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلامِ، وَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فِي طَرِيقٍ، فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اور جب تمہاری ان میں سے کسی سے راستے میں ملاقات ہو جائے تو اسے تنگ راستے سے ہی جانے پر مجبور کرو۔"

9: وَعَنْه رضی اللہ عنہ عن اَلنَّبِي ﷺ: قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰه، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ))

أَخْرَجَهُ اَلْبُخَارِيُّ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی چھینکے تو "الحمد اللہ" کہے اور اس کا بھائی "یرحمک اللہ" کہے۔ جب ساتھی "یرحمک اللہ" کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا "یهدیکم اللّٰه ویصلح بالکم" کہے۔

10: وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، وَلْتَكُنْ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ، وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ إِلَى قَوْلِهِ بِالشِّمَالِ، وَأَخْرَجَ بَاقِيَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے داہنا پاؤں پہنے

اور جب نکالے تو پہلے بائیں پاؤں سے نکالے، داہنا پاؤں پہنتے وقت شروع میں رہے اور اتارتے وقت اخیر میں۔"

11: وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((لا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاءَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر وغرور سے زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔"

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

12: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔ (5985)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کیا کرے۔"

13: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). يَعْنِي: قَاطِعَ رَحِمٍ۔

رواه البخاري (5984)، ومسلم (2556)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

14: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا

ہے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور فضول باتیں، کثرت سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔"

15: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ لِأَخِيهِ- مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

(رواه البخاري (13)، ومسلم (45)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔"

16: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هَذَا، وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ))

رواه البخاري (6077)، ومسلم (2560)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لیے ملاقات چھوڑے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔"

17: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

رواه مسلم (2626)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو، چاہے یہی ہو کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلتے ہوئے چہرے سے ملو۔"

18: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ

كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ))

مُسْلِمٌ۔ (2699)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس سے آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔''

19: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ (1893)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بھلائی کا راستہ دکھایا تو اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کہ اس کے کرنے والے کو ملتا ہے''۔

20: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا، فَادْعُوا لَهُ))

صحيح أخرجه داود (1672 و 5109) والنسائي (5/ 82)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے واسطے سے پناہ مانگے اسے پناہ دو، اور جو شخص لوجہ اللہ (اللہ کی رضا و خوشنودی کا حوالہ دے کر) سوال کرے تو اس کو دو۔''

بَابُ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ

21: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا

مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ، صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)) رواه البخاري (52)، ومسلم (1599)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں، جنھیں بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ قریب ہے کہ وہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو اور) سن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں بگڑا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔“

22: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالْقَطِيفَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ)) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ(6335)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک ہوا دینار و درہم کا بندہ اور چادر اور شال کا بندہ، اگر اس کو یہ چیزیں دے دی جائیں تو خوش رہے، اور اگر نہ دی جائیں تو

ناراض ہو جائے گا۔"

23: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ))۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ(6416)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا "دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو بے وطن یا راستہ چلنے والا ہو۔" (اس کی تشریح کرتے ہوئے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔

24: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ، فَهُوَ مِنْهُمْ)) صحيح۔ رواه أبو داود (4031)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔"

25: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ۔

رُفِعَتِ الأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ(2516)، وَقَالَ: حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: "اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تو مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔"

26: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مَلَأَ ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ))

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ(2380) وَحَسَّنَهُ۔

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے باقی رکھے۔"

بَابُ الرَّهَبِ مِنْ مَسَاوِئِ الْأَخْلَاقِ

27: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ

الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) رواه البخاري (6114)، ومسلم (2609)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے۔"

28: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ(2578)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمتیں ہوں گی۔ بخل اور ہوس سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل و ہوس نے ہلاک کر دیا۔"

29: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا ائْتُمِنَ خَانَ))۔ رواه البخاري (33)، ومسلم (59)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔"

30: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ))۔

رواه البخاري (6044) ومسلم (64)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔"

31: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ))

رواه البخاري (5143)، ومسلم (2563)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔''

32: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ، وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))

رواه البخاري (13/126-127)، ومسلم (142)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی رعیت کا ذمہ دار بنایا وہ جس دن مرے اس حال میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔''

33: وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ(3118)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال کو بے جا اڑاتے ہیں انہیں قیامت کے دن آگ ملے گی۔''

34: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ- قَالَ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ(2577)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

35: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ

كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اِغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَقَدْ بَهَتَّهُ))

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ(2589)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟'' انہوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اسے ناپسند ہو۔'' عرض کی گئی: آپ یہ دیکھیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو؟) آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اگر اس میں وہ (عیب) موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔''

36: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبِ، رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ، وَحَسَّنَهُ (1931)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی عزت (اس کی غیر موجودگی میں) بچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم سے بچائے گا''

37: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَا هُنَا، - وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، - بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ(2564)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے

سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ۔ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا، (پھر فرمایا): کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہیں۔"

38: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ)) أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ(2002)، وصححه

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاق حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے حیاء، بدزبان سے نفرت کرتا ہے۔"

39: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) رواه البخاري (6056)، ومسلم (105)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔"

40: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَن تَسَمَّعَ حَدِيثَ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- يَعْنِي: الرَّصَاصَ)) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ(7042)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی کی باتیں سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔"

41: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُفَعَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ(2589)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفاعت

کرنے والے ہوں گے، نہ گواہ بنیں گے۔"

42: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ، فَيَكْذِبُ: لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ)) حسن۔ رواه أبو داود (4990) والنسائي (146 و 675) والترمذي (2315)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تباہی و بربادی ہے اس شخص کے لیے جو ایسی بات کہتا ہے کہ لوگ سن کر ہنسیں حالانکہ وہ بات جھوٹی ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے تباہی ہی تباہی ہے۔"

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ

43: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ، وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ، حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ، وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ، حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)) رواه البخاري (7188) ومسلم (2668)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سچ نیکی اور اچھائی کے راستے پر لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور (جہنم کی) آگ کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔"

44: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا; نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: ((فَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُمْ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ))۔ قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))۔ رواه البخاري (6229)، ومسلم (2121)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "راستوں پر بیٹھنے سے بچو! صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری یہ مجالس تو بہت ضروری ہیں، ہم وہیں روزمرہ گفتگو کیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب تم ان مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کیا کرو یعنی راستے کو اس کا حق دو۔ صحابہ نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا (غیر محرم عورتوں کو دیکھنے سے) نظر نیچی رکھنا، راہ گیروں کو نہ ستانا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔"

45: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا، يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

رواه البخاري (71)، ومسلم (1037)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔"

46: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ; فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ (2664)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر اور پیارا ہے، دونوں میں سے ہر ایک میں خیر ہے، ہر اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع دے، اور اللہ سے مدد طلب کرو، دل ہار کر نہ بیٹھ جاؤ، اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو یہ نہ کہو: کاش کہ میں نے ایسا ویسا کیا ہوتا تو ایسا ہوتا، بلکہ یہ کہو: جو اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا کیا، اس لیے کہ ''اگر مگر'' شیطان کے عمل کے لیے راستہ کھول دیتا ہے۔''

47: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ)) أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ (2588)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، عفو و درگزر کرنے سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع و انکساری اختیار کرتا ہے اللہ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔''

48: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ (2485) وَصَحَّحَهُ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو، تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔''

49: وَعَنْ ابي هريرة ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ)) أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ (4918) بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مومن کا آئینہ ہے۔''

50: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷠ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ

الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ))

رواه البخاري في الأدب المفرد« (388) بسند صحيح

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے، اور ان کی ایذاء پر صبر کرتا ہے، تو اس کا ثواب اس مومن سے زیادہ ہے جو لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے، اور ان کی ایذاء رسانی پر صبر نہیں کرتا ہے۔''

سیرت النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

پیدائش سے نبوت تک

س (1):......آپ ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟

ج:......آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

س (2):......آپ ﷺ کس مہینے اور کس سال میں پیدا ہوئے؟

ج:......رسول اللہ ﷺ مکہ میں 9/ ربیع الاول ا عام الفیل یوم دوشنبہ کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ یہ 20 یا 22/اپریل 571ء کی تاریخ تھی۔

س (3):......آپ ﷺ کا نام محمد کس نے رکھا؟

ج:......آپ کے دادا جناب عبدالمطلب نے آپ کا نام تجویز کیا تھا۔

س (4):......آپ ﷺ کا نام احمد کس نے رکھا؟

ج:......آپ کی والدہ محترمہ بی بی آمنہ نے آپ کا نام احمد تجویز کیا تھا۔

س (5):......آپ ﷺ کے والد ماجد کا کیا نام تھا؟

ج:......آپ ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا۔

س (6):......آپ ﷺ کے والد کی وفات کہاں ہوئی؟

ج:......آپ ﷺ کے والد کی وفات مدینہ میں ہوئی اور آپ ﷺ اس وقت ماں کے پیٹ میں تھے، اس طرح آپ یتیم پیدا ہوئے۔

س (7):......وفات کے وقت آپ ﷺ کے والد محترم کی عمر کتنی تھی؟

ج:......وفات کے وقت آپ ﷺ کے والد کی عمر پچیس برس تھی۔

س (8):......آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کا نام کیا تھا؟

ج:......آپ ﷺ کی ماں کا نام آمنہ تھا۔

س (9):...... والدہ محترمہ کے انتقال کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج:...... والدہ محترمہ کے انتقال کے وقت آپ ﷺ کی عمر چھ سال تھی۔

س (10):...... آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کا انتقال کہاں اور کیسے ہوا؟

ج:...... آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کرنے کی غرض سے مدینہ تشریف لے گئیں تھیں، واپسی پر راستے میں بیماری نے آلیا اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان "ابواء" پر پہنچ کر رحلت کر گئیں۔

س (11):...... آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بعد، سب سے پہلے کس نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کی والدہ کے بعد سب سے پہلے آپ کو ابولہب کی لونڈی "ثوبیہ" رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا۔

س (12):...... سیدہ ثوبیہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ ﷺ کو کس نے دودھ پلایا تھا؟

ج:...... سیدہ ثوبیہ رضی اللہ عنہا کے بعد حلیمہ بنت ابی ذویب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا، یہ قبیلہ بنی سعد بن بکر کی ایک خاتون تھیں۔

س (13):...... آپ ﷺ کے سینہ مبارک چاک کیے جانے کا واقعہ کب آپیش آیا؟

ج:...... ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال پیش آیا۔

س (14):...... سینہ چاک کیے جانے کے بعد آپ ﷺ کا دل کس پانی سے دھویا گیا؟

ج:...... سینہ چاک کیے جانے کے بعد آپ ﷺ کے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔

س (15):...... والدین کی وفات کے بعد آپ ﷺ کس کی سرپرستی میں تھے؟

ج:...... آپ ﷺ اپنے دادا جناب عبدالمطلب کی کفالت میں تھے۔

س (16):...... جب آپ ﷺ دادا کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

ج:...... جناب عبدالمطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر 8 سال 2 مہینے 10 دن

تھی۔

س (17):...... دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کی کس نے پرورش کی؟

ج:...... دادا کے بعد آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے چچا جناب ابوطالب نے کی۔

س (18):...... چچا ابوطالب کے ساتھ آپ ﷺ ملک شام، تجارت کے لیے نکلے تو راستے میں آپ کی کس سے ملاقات ہوئی؟

ج:...... جب آپ "بصری" پہنچے تو اس شہر میں "جرجیس" نامی ایک راہب تھا جو "بُحَیرَا" کے لقب سے معروف تھا۔ اس سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور اس نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ "سیّد العالمین" ہیں اور اللہ انہیں "رحمةٌ لِعالمین" بنا کر بھیجے گا۔

س (19):...... "بحیرا" راہب نے آپ ﷺ کی نبوت کو کیسے پہچانا؟

ج:...... اس نے کہا جب آپ اس گھاٹی سے گزر رہے تھے تو کوئی بھی درخت یا پتھر نہیں تھا جو سجدہ کے لیے جھک نہ گیا ہو۔ اس کے علاوہ میں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو کندھے کے نیچے سیب کی طرح ہے اور ہم انہیں اپنی کتابوں میں بھی پاتے ہیں۔

س (20):...... پہلی بار جب آپ ﷺ ملک شام کو تجارت کی غرض سے نکلے تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج:...... اس وقت آپ ﷺ کی عمر بارہ برس، یا بارہ برس دو مہینے دن تھی۔

س (21):...... کتنی عمر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت کے لیے نکلے؟

ج:...... جس وقت آپ ﷺ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کے لیے نکلے اس وقت آپ کی عمر پچیس برس تھی۔

س (22):...... ملک شام کی تجارت میں آپ کے ساتھ کون تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام "میسرة" تھا۔

س (23):...... سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کب ہوئی اور آپ ﷺ کی عمر کتنی تھی؟

ج:......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی ملک شام سے واپسی کے دو مہینے بعد ہوئی اور اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

س (24):......شادی کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟

ج:......شادی کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس تھی۔

س (25):......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے مہر میں کیا دیا؟

ج:......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے مہر میں بیس اونٹ دیئے۔

س (26):......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی اور خاتون سے آپ ﷺ نے شادی کی؟

ج:......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔

س (27):......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ ﷺ کی کتنی اولاد تھی؟

ج:......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ ﷺ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

س (28):......آپ ﷺ کے سب سے پہلے بیٹے کا کیا نام تھا؟

ج:...... بڑے بیٹے کا نام قاسم تھا۔ اسی بنا پر آپ ﷺ کا لقب ابوالقاسم پڑا۔

س (29):......آپ ﷺ کے دوسرے بیٹے کا نام کیا تھا؟

ج:......آپ ﷺ کے دوسرے بیٹے کا نام عبداللہ تھا اور ان کا لقب طیب اور طاہر تھا۔

س (30):......آپ ﷺ کی بیٹیوں کے نام کیا تھے؟

ج:......آپ ﷺ کی بیٹیوں کے نام زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن تھے۔

س (31):......آپ ﷺ کی کس بیوی کے بطن سے ابراہیم پیدا ہوئے؟

ج:......ابراہیم آپ ﷺ کی لونڈی "ماریہ قبطیہ" کے بطن سے پیدا ہوئے۔

س (32):......کیا آپ ﷺ کے بچوں نے نبوت کا زمانہ پایا؟

ج:......آپ ﷺ کے بیٹوں کا انتقال نبوت ملنے سے پہلے ہی ہو گیا تھا، البتہ آپ ﷺ

کی بچیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور سب مسلمان ہوئیں اور ہجرت سے مشرف ہوئیں۔

س (33):...... 35 سال کی عمر میں آپ ﷺ کے ساتھ کون سا اہم واقعہ پیش آیا؟

ج:...... 35 سال کی عمر میں حجر اسود کی تنصیب کا معاملہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے قبائل کا اختلاف ختم کر کے حجر اسود بڑی حکمت سے نصب کر دیا۔

س (34):...... آپ ﷺ کو نبوت کتنے برس کی عمر میں ملی؟

ج:...... آپ ﷺ کو نبوت چالیس برس کی عمر میں ملی۔

نبوت سے ہجرت تک

س (35):...... آپ ﷺ کو نبوت کہاں ملی؟

ج:...... آپ ﷺ کو نبوت کوہ حرا کے ایک غار میں ملی۔

س (36):...... آپ ﷺ کو نبوت کب ملی؟

ج:...... آپ ﷺ کو نبوت بروز دو شنبہ 21/رمضان المبارک مطابق 10/اگست 610ء میں ملی۔

س (37):...... اللہ تعالیٰ نے کس فرشتہ کو آپ ﷺ کے پاس پیغام نبوت دے کر بھیجا؟

جواب:...... اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو یہ پیغام نبوت دے کر بھیجا۔

س (38):...... سب سے پہلے آپ ﷺ پر کون سی آیتیں اتریں؟

ج:...... سب سے پہلے آپ ﷺ پر "سُورَۃُ الْعَلَق" کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

س (39):...... سب سے پہلے آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کس نے کیا؟

جواب:...... سب سے پہلے آپ ﷺ کی باوفا بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا اور اس کی تائید ورقہ بن نوفل نے کی جو عیسائی عالم تھے۔

س (40):...... ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے کیا کہا؟

ج:...... ورقہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ کاش میں اس وقت توانا ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔

س (41):...... آپ ﷺ پر وحی کتنے طریقے سے آتی تھی:

ج:...... آپ ﷺ پر وحی سات طریقے سے آتی تھی:

(1) سچا خواب:...... اسی سے نبی ﷺ کے پاس وحی کی ابتدا ہوئی۔

(2) الہام:...... فرشتہ دکھلائی دیئے بغیر آپ ﷺ کے دل میں بات ڈال دیتا۔

(3) انسانی شکل میں:...... فرشتہ کا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آپ ﷺ سے بات چیت کرتا۔

(4) وحی:...... آپ ﷺ کی پاس وحی گھنٹی کے بجنے کی طرح آتی۔

(5) فرشتہ کی اصلی شکل:...... آپ ﷺ جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھتے۔

(6) بات چیت:...... وہ وحی جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معراج کی رات ہوئی۔ جیسے نماز کی فرضیت وغیرہ

(7) براہ راست گفتگو:...... اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ سے حجاب میں رہ کر براہ راست گفتگو کرنا، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی گفتگو۔

س (42):...... سورۃ العلق کے بعد آپ ﷺ پر کون سی آیتیں اتریں؟

ج:...... سورۃ العلق کے بعد آپ ﷺ پر سورۃ المدثر کی ابتدائی آیتیں اتریں۔

س (43):...... نبی ﷺ کے دعوت کے ادوار و مراحل کتنے ہیں؟ اور کیا کیا ہیں؟

ج:...... آپ ﷺ کے دعوتی مراحل کے دو حصے ہیں۔ مکی زندگی اور مدنی زندگی۔

س (44):...... مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کتنے سال تک دعوت و تبلیغ کرتے رہے؟

ج:...... آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تقریباً تیرہ سال تک دعوت و تبلیغ کا کام کیا۔

س (45):...... مکی زندگی میں آپ ﷺ کے دعوتی مراحل کون کون سے ہیں؟

ج:...... مکی زندگی تین مرحلوں پر مشتمل تھی۔

(1):...... پس پردہ تین برس تک ہوتی رہی۔ (2):...... کھلم کھلا دعوت و تبلیغ کا کام۔

(3):...... مکہ کے باہر اسلام کی دعوت اور اس کے توسیع کی کوشش۔

س (46):...... مردوں میں سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا؟

ج:...... مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

س (47):......نوعمر لڑکوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

ج:......آپ ﷺ کے چچیرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

س (48):......غلاموں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

ج:......آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے۔

س (49):......آپ ﷺ نے کھلم کھلا دعوت شروع کی تو سب سے پہلے کس نے مخالفت کی؟

ج:......سب سے پہلے مخالفت آپ ﷺ کے چچا ابولہب نے کی۔ جس کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا۔

س (50):......آپ ﷺ نے سب سے پہلے کہاں کھڑے ہو کر کھلم کھلا اسلام کی طرف بلایا؟

ج:......سب سے پہلے آپ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔

س (51):......اسلام کی دعوت کو روکنے کے لیے قریش نے کیا کیا حربے استعمال کیے؟

ج:......اسلام کی دعوت کو روکنے کے لیے ہنسی، مذاق ٹھٹھا، بہتان، الزام تراشی، مار پیٹ، ظلم وزیادتی، قتل کی سازش، سماجی بائیکاٹ وغیرہ، کے حربے استعمال کیے گئے۔

س (52):......حالت سجود میں آپ ﷺ پر اوجھڑی کس نے ڈالی؟

ج:......آپ ﷺ کی قوم کے بدبخت ترین آدمی عقبہ بن ابی معیط نے یہ جسارت کی۔

س (53):......آپ ﷺ کے کندے پر اوجھ کس نے ہٹائی؟

ج:......آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے کندھے سے اوجھ کو ہٹایا۔

س (54):......جب آپ ﷺ پر اوجھڑی ڈالی گئی تو آپ نے کن لوگوں کے خلاف بددعا کی؟

ج:...... اوجھڑی کے واقعے کے بعد آپ ﷺ نے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کے خلاف بددعا کی۔

س (55):...... اسلام قبول کرنے پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو کیا سزا دی گئی؟

ج:...... ان کے چچا نے آپ کو چٹائی میں لپیٹ کر نیچے سے دھواں دیا تھا۔

س (56):...... حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اسلام لانے پر کیا سزا دی گئی؟

ج:...... ان کی ماں نے احتجاجاً کھانا پانی بند کر دیا اور چچا نے ان سے ہر چیز چھین لی حتیٰ کہ کپڑے بھی اتروا لیے اور انہیں گھر سے بھی نکال دیا۔

س (57):...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اسلام لانے پر کیا سزا دی گئی؟

ج:...... امیہ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آقا تھا ان کی گردن میں رسی ڈال کر اوباش لڑکوں کے حوالے کر دیتا تھا، وہ آپ کو مکہ کی پتھریلی گلیوں میں گھسیٹتے، اور شدید مارتے پیٹتے۔

س (58):...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کس نے آزاد کرایا؟

ج:...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔

س (59):...... اسلام قبول کرنے پر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کیا سزا دی گئی؟

ج:...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ بنو مخزوم کے غلام تھے، انہیں اسلام قبول کرنے پر سخت دھوپ کے وقت گرم پتھریلی زمین پر لٹا دیا جاتا تھا۔

س (60):...... حضرت فکیہہ رضی اللہ عنہ کو، جن کا نام افلح تھا، اسلام لانے پر کیا سزا دی گئی؟

ج:...... اسلام قبول کرنے پر ان کے پاؤں رسی سے باندھ کر زمین پر گھسیٹا جاتا تھا۔

س (61):...... مشرکین مکہ نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا کیا؟

ج:...... خباب بن ارت رضی اللہ عنہ ام نمار کے غلام تھے، مشرکین مکہ ان کے سر کے بال نوچتے، سختی سے گردن مروڑتے اور دہکتے انگاروں پر لٹا کر اوپر سے پتھر رکھ دیا کرتے تھے۔

س (62):...... اسلام میں سب سے پہلا خون کب بہایا گیا؟

ج:...... ایک بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھ رہے تھے، کفار قریش نے دیکھ لیا تو گالی گلوچ

اور لڑائی جھگڑے پر اتر آئے، جس کے جواب میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مارا جس کی وجہ سے اس کا خون بہہ پڑا۔

س (63):...... آپ ﷺ کس جگہ پر چھپ کر دعوت و تعلیم کا کام کرتے رہے؟

ج:...... اعلانیہ تبلیغ سے پہلے آپ ﷺ ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے مکان میں چھپ کر دعوت و تعلیم کا کام کرتے رہے۔

س (64):...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلی ہجرت کس سال میں کی؟

ج:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلی ہجرت رجب 5 نبوی میں کی۔

س (65):...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پہلی ہجرت کس علاقے کی طرف ہوئی؟

ج:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی۔

س (66):...... حبشہ کے بادشاہ کا نام کیا تھا؟

ج:...... حبشہ کے بادشاہ کا نام اَصْحَمَہ نجاشی تھا، جو عادل بادشاہ مانا جاتا تھا۔

س (67):...... پہلی ہجرت حبشہ میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں شریک تھیں؟

ج:...... بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے امیر تھے۔

س (68):...... دوسری ہجرت حبشہ میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں شریک تھیں؟

ج:...... دوسری ہجرت حبشہ میں بیاسی یا تراسی مرد اور اٹھارہ یا انیس عورتیں تھیں۔

س (69):...... جب قریش نے ابوطالب کو دھمکی دی تو انہوں نے نبی ﷺ سے کیا کہا؟

ج:...... ابوطالب نے کہا: بھتیجے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میرے بس سے باہر ہو۔

س (70):...... جناب ابوطالب کی بات سن کر آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

ج:...... آپ ﷺ نے فرمایا: چچا جان! خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام (دعوت توحید) سے باز نہیں آؤں گا۔ یا تو اللہ اسے غالب کر دے یا میں خود اسی راہ میں فنا ہو جاؤں۔

س (71):...... آپ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے قریش نے کیا حربہ اختیار کیا؟

ج:...... قریشی سرداروں نے ولید بن مغیرہ کے لڑکے عمارہ کو لے جا کر ابوطالب سے کہا، یہ خوبصورت نوجوان ہے، یہ لے لو اور اس کے بدلے محمد کو ہمارے حوالے کر دو۔

س (72):...... آپ ﷺ نے کس پر بد دعا کی: اے اللہ !اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے؟

ج:...... آپ ﷺ نے ابولہب کے بیٹے عتیبہ پر یہ بد دعا کی۔

س (73):...... کس بدبخت نے کہا تھا کہ جب محمد ﷺ سجدے میں جائیں گے تو پتھر سے آپ کا سر کچل دوں گا؟

ج:...... ابوجہل نے یہ بولا تھا۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

س (74):...... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

ج :...... ماہ ذی الحجہ 6 نبوی کے اخیر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

س (75):...... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب کیا چیز تھی؟

ج :...... ایک روز ابوجہل نے آپ ﷺ کو تکلیف دی۔ چنانچہ چچا ہونے کے ناطے انہیں غیرت آ گئی کہ ان کے بھتیجے کو تکلیف پہنچائی جا رہی ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیا۔

س (76):...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کب مسلمان ہوئے؟

ج:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ 6 نبوی میں اسلام لائے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے صرف تین دن بعد مسلمان ہوئے۔

س (77):...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لقب فاروق کیوں پڑا؟

ج :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت حمزہ اور میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے کہا کہ اے رسول اللہ! ''کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے کہا: ''کیوں نہیں!'' تو میں نے کہا: ''پھر چھپنا کیوں؟ چنانچہ میں اور حضرت حمزہ آپ ﷺ کو لے کر باہر نکلے

جس سے کفار کے دلوں پر بہت چوٹ لگی۔ اسی وقت آپ ﷺ نے میرا لقب فاروق رکھ دیا۔

س (78):...... آپ ﷺ کے خاندان کا کب بائیکاٹ کیا گیا تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کے خاندان بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کا بائیکاٹ نبی ﷺ کی بعثت کے ساتویں سال، محرم کی چاندرات کو کیا گیا تھا۔

س (80):...... صحیفہ لکھنے والے کا نام کیا تھا؟

ج:...... صحیفہ لکھنے والے کا نام بغیض بن عامر بن ہاشم تھا۔

س (79):...... اس بائیکاٹ کا صحیفہ لکھنے والے کو کیا سزا ملی؟

ج:...... رسول اللہ ﷺ کی بد دعا سے صحیفہ لکھنے والے کا ہاتھ شل ہو گیا۔

س (81):...... صحیفہ کب چاک کیا گیا؟

ج:...... پورے تین سال بعد یعنی محرم 10 نبوت میں صحیفہ چاک کیا گیا۔

س (82):...... صحیفہ کے متعلق آپ ﷺ نے کیا خبر دی؟

ج:...... آپ ﷺ نے بتایا کہ اللہ کے حکم سے ظلم وستم کی ساری باتیں کیڑوں نے کھالی ہیں، صرف "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" باقی ہے۔

س (83):...... آپ ﷺ کے اوپر غم کا سال کب آیا؟

ج:...... 10 نبوت میں جب ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو اس سال کو آپ ﷺ نے غم کا سال قرار دیا۔

س (84):...... سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد کس خاتون سے آپ ﷺ نے شادی کی؟

ج:...... حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں، جن سے آپ نے 10 نبوت میں شادی کی۔

س (85):...... آپ ﷺ نے کل کتنی عورتوں سے عقد نکاح کیا؟

ج:...... آپ ﷺ نے کل گیارہ عورتوں سے عقد نکاح کیا، جن میں سے نو (9) عورتیں آپ ﷺ کی رحلت کے وقت باحیات تھیں۔

س (86):...... آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام کیا ہیں؟

ج:...... (1) حضرت خدیجہ بنت خویلد۔ (2) حضرت سودہ بن زمعہ۔ (3) حضرت عائشہ صدیقہ۔ (4) حضرت حفصہ بنت عمر۔ (5) حضرت زینب بنت خزیمہ۔ (6) حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ۔ (7) حضرت زینب بنت جحش۔ (8) حضرت جویریہ بنت حارث۔ (9) حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان۔ (10) حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب۔ (11) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہن

س (87):...... آپ ﷺ دعوت کیلئے کب طائف تشریف لے گئے؟ اور وہ کہاں ہے؟

ج:...... آپ ﷺ شوال 10 نبوت میں طائف گئے اور یہ مکہ سے تقریباً ساٹھ میل دور مشرق میں واقع ہے۔

س (88):...... کیا آپ ﷺ طائف اکیلے گئے یا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

س (89):...... رسول اللہ ﷺ طائف میں کتنے دن ٹھہرے؟

ج:...... آپ ﷺ طائف میں صرف دس دن ٹھہرے۔

س (90):...... طائف والوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

ج:...... انہوں نے نہ صرف آپ ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا، بلکہ مارا پیٹا اور اوباشوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے آپ ﷺ کو پتھر مارے اور آپ ﷺ زخمی ہو گئے۔

س (91):...... آپ ﷺ طائف سے واپسی پر کس کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے؟

ج:...... آپ ﷺ دوبارہ مکہ میں جناب مطعم بن عدی کی پناہ میں داخل ہوئے۔ (اس وقت تک وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔)

س (92):...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح کب ہوا؟

ج:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح نبوت کے گیارہویں سال میں ہوا۔

س (93):......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت کتنی تھی؟ اور رخصتی کب ہوئی؟

ج:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر نکاح کے وقت چھ برس اور رخصتی کے وقت نو برس تھی۔

س (94):......اسراء و معراج کا واقعہ کب پیش آیا؟

ج:......اسراء و معراج کا واقعہ مکی زندگی کے آخری دور میں پیش آیا۔

س (95):......معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے کیا تحفہ ملا؟

ج:......معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے پانچ وقتہ نمازیں تحفے میں ملیں۔

س (96):......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں پینے کے لیے کیا پیش کیا گیا تھا؟

ج:......شراب اور دودھ پیش کیے گیے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کو اختیار کیا۔

س (97):......معراج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کا لقب کس کو دیا؟

ج:...... واپسی پر جب لوگ اسراء و معراج کی تکذیب کر رہے تھے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو "الصدیق" کے لقب سے نوازا۔

س (98):......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کن کاموں پر بیعت لی تھی؟

ج:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے جس بات کی بیعت لی تھی وہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، دوسروں پر بہتان تراشی نہ کرو گے اور نہ کسی بھلی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔

س (99):......پہلی بیعت عقبہ کب ہوئی؟

ج:......پہلی بیعت عقبہ ذی الحجہ 12 نبوی میں ہوئی۔

س (100):......پہلی بیعت عقبہ میں کتنے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی؟

ج:......بارہ لوگوں نے شرکت کی، جن میں دو آدمی اوس سے، باقی خزرج سے تھے۔

س (101):......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دعوتِ اسلام کے لیے کس کو سفیر بنا کر بھیجا؟

ج:...... مدینہ میں اسلام کے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیر عبدری رضی اللہ عنہ کو بنا کر بھیجا۔

س (102):...... دوسری بیعت عقبہ کب ہوئی؟

ج:...... دوسری بیعت عقبہ نبوت کے تیرہویں سال موسم حج میں ہوئی۔

س (103):...... دوسری بیعت عقبہ میں کتنے لوگ شریک تھے؟

ج:...... دوسری بیعت عقبہ میں 75 لوگ شریک تھے، جن میں دو عورتیں تھیں۔

س (104):...... یثرب کی طرف ہجرت کے سب سے پہلے مہاجر کون ہیں؟

ج:...... یثرب کی طرف سب سے پہلے مہاجر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ ﷺ کی مدنی زندگی

س (105):...... نبی ﷺ نے کب ہجرت کی؟

ج:...... آپ ﷺ نے 27 صفر 14 نبوت، مطابق 12، 13 ستمبر 622ء کو ہجرت کی۔

س (106):...... نبی ﷺ ہجرت کے وقت کس صحابی کو اپنے بستر پر لٹا کر گئے تھے۔

ج:...... ہجرت کے وقت آپ ﷺ اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹا کر گئے تھے۔

س (107):...... آپ ﷺ کے مکان کا گھیراؤ کن لوگوں نے کیا تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کے مکان کا گھیراؤ کرنے والے یہ ہیں: (1) ابوجہل بن ہشام۔ (2) حکم بن عاص۔ (3) عقبہ بن ابی معیط۔ (4) نضر بن حارث۔ (5) امیہ بن خلف۔ (6) زمعہ بن الاسود۔ (7) طعیمہ بن عدی۔ (8) ابولہب۔ (9) ابی بن خلف۔ (10) نبیہ بن الحجاج۔ (11) منبہ بن الحجاج۔

س (108):...... ہجرت یثرب کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ کون شریک سفر تھے؟

ج:...... آپ ﷺ کے یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے شریک سفر تھے۔

س (109):...... آپ ﷺ غار میں کتنے دن تک رکے تھے؟

ج:...... آپ ﷺ نے غار میں تین راتیں یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار گزاریں۔

س (110):...... غار میں آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غذا کیا تھی؟

ج:...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ رات کو بکریاں لاتے تھے، ان کے دودھ سے آپ دونوں سیراب ہوجاتے تھے۔

س (113):...... آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زندہ یا مردہ لانے پر کیا انعام رکھا گیا تھا؟

ج:...... ہر ایک کے بدلے سو، سو اونٹ کا گرانقدر انعام مقرر کیا گیا تھا۔

س (112):......ہجرت کے راستے میں کون سا دشمن آپ ﷺ تک پہنچ سکا تھا؟

ج:......سراقہ بن مالک بن جعشم۔

س (111):......سفرِ ہجرت میں آپ ﷺ کا گزر کس کے خیمے کے پاس سے ہوا تھا؟

ج:......سفرِ ہجرت میں آپ ﷺ کا گزر ام معبد خزاعیہ کے خیمے سے ہوا تھا۔

س (114):......آپ ﷺ مدینہ کی بستی قبا کب پہنچے؟

ج:......سوموار 8 ربیع الاوّل 14 نبوت یعنی 1 ھ مطابق 23 ستمبر 622ء کو۔

س (115):......آپ ﷺ نے اپنی نبوت میں سب سے پہلی مسجد کہاں تعمیر کی؟

ج:......آپ ﷺ نے سب سے پہلی مسجد قبا میں تعمیر کی۔

س (116):......آپ ﷺ مدینہ کب پہنچے؟

ج:...... جمعہ، 12/ربیع الاوّل 1 ھ مطابق 27/ستمبر 622ء کو۔

س (117):......مدینہ میں آپ ﷺ کا قیام کہاں ہوا؟

ج:......مدینہ میں آپ ﷺ کا قیام حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر ہوا۔

س (118):......مدینہ میں پہنچ کر آپ ﷺ نے سب سے پہلا کام کیا کیا؟

ج:......مدینہ میں پہنچ کر آپ ﷺ نے سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی۔

س (119):......مسجد نبوی کہاں تعمیر ہوئی؟

ج:......جس جگہ پر آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی، یہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی، آپ ﷺ نے وہ جگہ قیمتاً خرید کر وہاں مسجد بنائی۔

س (120):......مدینہ میں یہودیوں کے کتنے قبیلے تھے؟

ج:......مدینہ میں تین مشہور قبیلے تھے: (1) بنوقینقاع (2) بنونضیر (3) بنوقریظہ

س (121):......"سریّہ" اور "غزوہ" میں کیا فرق ہے؟

ج:......اہل سیر کی اصطلاح میں "غزوہ" اس فوجی مہم کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے ہوں، خواہ جنگ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور "سریّہ" وہ

فوجی مہم ہے جس میں آپ ﷺ خود تشریف نہ لے گئے ہوں۔

س (122):...... سریہ سیف البحر کب ہوا؟

ج:...... سریہ سیف البحر رمضان 1ھ مطابق اپریل 623ء میں پیش آیا۔

س (123):...... سریہ رابغ کب ہوا؟

ج:...... سریہ رابغ شوال 1ھ مطابق اپریل 623ء میں پیش آیا۔

س (124):...... سریہ خرار کب ہوا؟

ج:...... سریہ خرار ذی قعدہ 1ھ مطابق مئی 623ء میں ہوا۔

س (125):...... غزوۂ ابواء یا ودّان کب ہوا؟

ج:...... غزوۂ ابواء یا ودّان صفر 2ھ مطابق اگست 623ء میں ہوا۔

س (126):...... غزوۂ بواط کب ہوا؟

ج:...... غزوۂ بواط ربیع الاول 2ھ ستمبر 623ء میں ہوا۔

س (127):...... غزوۂ سفوان کب ہوا؟

ج:...... غزوۂ سفوان ربیع الاول 2ھ ستمبر 623ء میں ہوا۔

س (128):...... غزوۂ ذی العشیرۃ کب ہوا؟

ج:...... غزوۂ ذی العشیرہ جمادی الاولیٰ، جمادی الآخرۃ 2ھ مطابق نومبر، دسمبر 623ء میں پیش آیا۔

س (129):...... سریہ نخلہ کب ہوا؟

ج:...... سریہ نخلہ رجب 2ھ مطابق جنوری 624ء میں ہوا۔

س (130):...... اسلام کا پہلا اور فیصلہ کن معرکہ کون سا ہے؟

ج:...... اسلام کا پہلا اور فیصلہ کن معرکہ غزوہ بدر کبریٰ ہے۔

س (131):...... غزوۂ بدر کبریٰ کب ہوا؟

ج:...... غزوۂ بدر کبریٰ 17/رمضان 2ھ میں پیش آیا۔

س (132):......غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد 313 یا 314 یا 317 تھی۔

س (133):......غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنے اونٹ اور کتنے گھوڑے تھے؟

ج:......غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے اور ستر (70) اونٹ تھے۔

ج:......غزوۂ بدر میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

س (134):......غزوۂ بدر میں کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

س (135):......غزوہ کے لیے صف کی درستگی میں کیا واقعہ پیش آیا؟

ج:......آپ ﷺ صف درست کر رہے تھے کہ سواد ابن غزیہ رضی اللہ عنہ صف سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے، آپ ﷺ ان کے پیٹ پر تیر کا دباؤ ڈالتے ہوئے فرمایا برابر ہو جاؤ۔ سواد رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول اللہ! آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، لہٰذا مجھے بدلہ دیجیے۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا اور کہا بدلہ لے لو۔ سواد آپ ﷺ سے چمٹ گئے اور آپ کے پیٹ کو بوسہ دینے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ کہنے لگے: یہ جنگ کا موقع ہے شائد یہ آخری معاملہ ہو، میں نے چاہا کہ میرا جسم آپ کے جسم سے مل جائے۔

س (136):......غزوۂ بدر کا پہلا ایندھن کون تھا؟

ج:......غزوۂ بدر کا پہلا ایندھن اسود بن عبد الاسد مخزومی تھا۔ اس نے عہد کیا کہ حوض کا پانی پی کر رہوں گا۔ لیکن جیسے وہی وہ حوض پر پہنچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور ایسی تلوار ماری کہ اس کا پاؤں نصف پنڈلی سے کٹ کر اڑ گیا۔ پھر بھی حوض کے اندر جانا چاہا۔ اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے دوسری ضرب لگائی اور وہ حوض کے اندر ہی ڈھیر ہو گیا۔

س (137):......غزوۂ بدر کے میدان میں لڑائی کے لیے کفار کی طرف سے مقابلہ کے لیے سب سے پہلے کون کون نکلے؟

ج:......کفار کی طرف سے مبارزت کے لیے سب سے پہلے عتبہ، شیبہ اور والید نکلے۔

س (138):......ان کے مقابلے کے لیے مسلمانوں میں سے کون کون نکلے؟

ج:......ان کے مقابلے میں مسلمانوں سے عبیدہ بن حارث، حمزہ اور علی رضی اللہ عنہ نکلے۔

س (139):......غزوۂ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دعا مانگی؟

ج:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت کبھی نہ کی جائے تو انہیں ہلاک کرنے کے لیے چھوڑ دے۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مسلمانوں کی مدد کے لیے بھیجا۔

س (140):......غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے کتنے فرشتوں کو بھیجا؟

ج:......اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی معیت میں ایک ہزار فرشتوں کو بھیجا۔

س (141):......غزوۂ بدر میں ابلیس کس کی شکل میں آیا تھا اور وہ کیوں بھاگ کھڑا ہوا؟

ج:......ابلیس سراقہ بن مالک بن جعشم کی شکل میں آیا تھا۔ جب اس نے فرشتوں کو دیکھا تو بھاگ کھڑا ہوا۔

س (142):......غزوۂ بدر کے موقع پر شیطان کو بھاگتے ہوئے کس نے پکڑا تھا؟

ج:......حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے شیطان کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو پکڑ لیا۔

س (143):......غزوۂ بدر میں ابوجہل کو کس نے قتل کیا تھا؟

ج:......معوذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح (رضی اللہ عنہم) نے مل کر ابوجہل کو قتل کیا۔

س (144):......ابوجہل کا سر کس نے قلم کیا؟

ج:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کا سر قلم کیا تھا۔

س (145):......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا کٹا ہوا سر دیکھ کر فرمایا: ''یہ اس امت کا فرعون ہے۔''

س (146):......غزوۂ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

ج:......غزوۂ بدر میں 14 مسلمان شہید ہوئے، چھ مہاجرین اور آٹھ انصار۔

س (147):......غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کا کیا انجام ہوا؟

ج:......غزوۂ بدر میں مشرکین کے ستر سور مے مارے گئے اور ستر قید کر لیے گئے۔

س (148):......کافروں کی لاشوں کو آپ ﷺ نے کیا کیا؟

ج:......آپ ﷺ کے حکم پر کافروں کی لاشیں ایک کنویں میں پھینک دی گئیں۔

س (149):......بدر میں قریش کی شکست کی خبر مکہ کس نے پہنچائیں؟

ج:......حیسمان عبداللہ خزاعی نے مکہ میں قریش کی شکست کی خبر پہنچائی۔

س (150):......مدینہ میں مسلمانوں کی فتح کی خوش خبری دینے کے لیے کس کو بھیجا گیا؟

ج:......رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مسلمانوں فتح کی خوش خبری پہنچانے کے لیے دو قاصد روانہ کیے: عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بالائی مدینہ کی طرف اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زیریں مدینہ کی طرف۔

س (151):......غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق آپ ﷺ نے کس کس سے مشورہ کیا؟

ج:......قیدیوں کے متعلق آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے مشورہ کیا۔

س (152):......جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کیا موقف تھا؟

ج:......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے، ممکن ہے کہ اللہ انہیں ہدایت دے دے اور وہ ہمارے بازو بن جائیں۔

س (153):......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں کیا موقف تھا؟

ج:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو قیدی جس مسلمان کا رشتہ دار ہے اس کے حوالے کر دیں تا کہ وہ خود اس کی گردن اڑا دے۔ تا کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لیے نرم گوشہ نہیں ہے اور یہ سب مشرکین کے ائمہ اور قائدین ہیں۔

س (154):......قیدیوں کے بارے میں آپ ﷺ نے کس کی رائے کو قبول فرمایا؟

ج:......آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو اختیار فرمایا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا۔

س (155):......غزوۂ بدر کے قیدیوں کی رہائی کے لیے کتنا فدیہ متعین کیا گیا۔

ج:......قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ کی مقدار چار ہزار اور تین ہزار درہم سے لے کر ایک ہزار درم تک تھی۔ نیز جس کے پاس پیسے نہ ہوں وہ مدینہ کے دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دے، وہی اس کا فدیہ مقرر ہوا۔

س (156):......غزوۂ بنی سلیم بہ مقام کُدر کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ بنی سلیم شوال 2ھ بدر سے واپسی کے صرف سات دن بعد پیش آیا۔

س (157):......غزوۂ بنو قینقاع کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ بنو قینقاع شوال 2ھ میں پیش آیا۔

س (158):......غزوۂ سویق کب ہوا؟

ج:......غزوۂ سویق جنگ بدر کے صرف دو ماہ بعد ذی الحجہ 2ھ میں پیش آیا۔

س (159):......غزوۂ ذی امر کب پیش آیا؟

جواب:......غزوۂ ذی امر محرم 3ھ میں پیش آیا۔

س (160):......کعب بن اشرف کون تھا؟

ج:......کعب بن اشرف ایک یہودی تھا جو اسلام اور اہل اسلام کا سخت دشمن تھا۔

س (161):......کعب بن اشرف کا قتل کن لوگوں نے کیا؟

ج:......محمد بن مسلمہ، عباد بن بشیر، ابونائلہ، حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبر (رضی اللہ عنہم) نے ایک پلاننگ سے کعب بن اشرف کو قتل کیا، ان کے کمانڈر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے۔

س (162):......غزوۂ بحران کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ بحران ماہ ربیع الآخر 3ھ میں پیش آیا۔

س (163):......سریہ زید بن حارثہ کب پیش آیا؟

ج:......سریہ زید بن حارثہ ماہ جمادی الآخرۃ 3ھ میں پیش آیا۔

س (164):......غزوۂ احد کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ احد شوال 3ھ میں پیش آیا۔

س (165):......غزوۂ احد میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......غزوۂ احد میں کافروں کی تعداد تین ہزار تھی، پندرہ عورتیں بھی شامل تھیں۔

س (166):......غزوۂ احد میں کافروں کے ساتھ گھوڑے، اونٹ اور ہتھیار کتنے تھے؟

ج:...... کافروں کے پاس 200 گھوڑے، 3000 اونٹ اور 700 سات زرہیں تھیں۔

س (167):......غزوۂ احد میں کافروں کے لشکر کا سپہ سالار اور علم بردار کون تھا؟

ج:......غزوۂ احد میں کافروں کے سپہ سالار ابوسفیان اور علم بردار خالد بن ولید تھے۔

س (168):......غزوۂ اُحد کے موقع پر کافروں کی طرف سے جنگ کی تیاری کی خبر کس نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی ؟

ج:...... آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کے ذریعے خبر دی کہ کافر جنگ کی تیاری کر چکے ہیں اور کوچ کر رہے ہیں۔ یہ قاصد بہت ہی پھرتیلا ثابت ہوا، جس نے پانچ سو کلومیٹر کی مسافت صرف تین دن میں طے کر لی۔

س (169):......غزوہ اُحد میں آپ ﷺ نے لشکر کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا؟

ج:......غزوۂ احد میں آپ ﷺ نے لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ مہاجرین کا دستہ، قبیلۂ اوس (انصار) کا دستہ، قبیلۂ خزرج (انصار) کا دستہ۔

س (170):......غزوۂ احد میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:...... جب مدینہ سے نکلے تو لشکر ایک ہزار افراد پر مشتمل تھا، جن میں ایک سو زرہ پوش اور پچاس شاہسوار تھے۔

س (171):......کن دو بچوں کو جنگ احد میں حصہ لینے کی اجازت ملی تھی؟

ج:......حضرت رافع بن خدیج اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما تھے۔

س (172):......غزوۂ احد کے راستے میں عبداللہ بن ابی نے کیا حرکت کی؟

ج:...... احد کے راستے میں رئیس المنافقین نے آپ ﷺ کے خلاف بغاوت کر دی اور تین سو (300) افراد کو لے کر واپس ہو گیا۔ جس سے مسلمانوں کی تعداد 700 رہ گئی۔

س (173):......غزوۂ احد کا پہلا ایندھن کون بنا؟

ج:......غزوۂ احد کا پہلا ایندھن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری بنا جسے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ذبح کر دیا۔

س (174):......شیر خدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کا کیا نام ہے؟

ج:......شیر خدا کے قاتل کا نام وحشی بن حرب ہے، جو بعد میں مسلمان ہو گئے اور اپنے اسی نیزے سے دور صدیقی میں جنگ یمامہ کے موقع پر مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔

س (175):......حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کلیجے کو نکال کر کس نے نگلنے کی کوشش کی تھی؟

ج:......ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے شیر خدا کے کلیجے کو نکال کر چبانے کی کوشش کی تھی۔ بعد میں ہند فتح مکہ کے موقع پر وہ مسلمان ہو گئی تھیں۔

س (176):......احد میں تیر اندازوں نے کیا غلطی کی جس سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا؟

ج:......غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس تیر اندازوں کو اپنی بیک کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا، اور فرمایا کہ ہم جنگ ہاریں یا جیتیں تم کو یہیں رہنا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے سمجھا کہ ہم جنگ جیت چکے ہیں، اس لیے انہوں نے اس مقام کو چھوڑا، جس کی وجہ سے خالد بن ولید نے (جو اس وقت کافر تھے) پیچھے سے حملہ کر دیا اور جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔

س (177):......غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کس نے شہید کیے؟

ج:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کو عتبہ بن ابی وقاص نے شہید کیا تھا، جس کو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔

س (178):......اُبی بن خلف کا قتل کس نے کیا؟

ج:......اُبی بن خلف کا قتل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا۔

س (179):......غزوۂ احد میں شہادت کے بعد فرشتوں نے کس صحابی کو غسل دیا؟

ج:......حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا، اس سے ان کا لقب غسیل الملائکہ پڑ گیا۔

س (180):...... غزوۂ احد میں شہید اُصَیرِ م (عمرو بن ثابت) رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

ج:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اُصَیرِ م جنتیوں میں سے ہیں، حالانکہ انہوں نے ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

س (181):...... کس صحابی کو جنگ احد میں ستر (70) سے زیادہ زخم آئے تھے؟

ج:...... حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو ستر سے زیادہ زخم آئے۔

س (182):...... کس خاتون کے بھائی، باپ اور شوہر جنگ احد میں شہید ہو گئے؟ اور ان کی شہادت پر اس عورت نے کیا کہا؟

ج:...... وہ نیک بخت عورت بنو دینار کی ہے، اس نے کہا: "كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعدَكَ جلل" یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ باحیات ہیں تو ہر مصیبت ہیچ ہے۔

س (183):...... غزوہ حمراء الاسد کب واقع ہوا؟

ج:...... غزوہ حمراء الاسد یک شنبہ 8 / شوال 3ھ کو پیش آیا۔

س (184):...... رجیع کے حادثہ میں کتنے لوگوں کو دھوکے سے شہید کیا گیا؟

ج:...... رجیع کے حادثے میں دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دھوکے سے شہید کیا گیا، جس میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، جنہیں سولی پر لٹکایا گیا۔

س (185):...... بئر معونہ کا المیہ کب پیش آیا؟

ج:...... بئر معونہ 4ھ ماہ صفر میں پیش آیا اور اس میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید کیے گئے۔

س (186):...... غزوۂ احزاب یا غزوۂ خندق کب پیش آیا؟

ج:...... غزوۂ احزاب شوال و ذی قعدہ 5ھ میں پیش آیا۔

س (187):...... کس صحابی نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا؟

ج:...... خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

س (188):......خندق کھودنے کے لیے کس کے حصے میں کتنا آیا؟

ج:......خندق کھودنے کے لیے ہر دس آدمیوں کے حصے میں چالیس ہاتھ آیا۔

س (189):......غزوۂ خندق میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......غزوہ خندق میں کافروں کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی۔

س (190):......غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی۔

س (191):......غزوۂ خندق کے محاصرے کے دوران کس صحابیہ نے یہودی کا قتل کیا؟

ج:......ایک یہودی خواتین کے خیمے کی جاسوسی کر رہا تھا تو آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے اسے لکڑے مار کر قتل کر دیا۔

س (192):......سلام بن ابی الحقیق یہودی کو کس نے قتل کیا؟

ج:...... پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک مختصر سا دستہ تھا، جن کے کمانڈر عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے اس یہودی کو قتل کیا۔

س (193):......غزوۂ بنی مصطلق یا غزوۂ مریسیع کب پیش آیا؟

ج:......سیرت نگاروں کے بقول یہ غزوہ شعبان 5ھ یا 6ھ میں پیش آیا۔

س (194):......غزوۂ بنی مصطلق میں سب سے بڑا حادثہ کیا پیش آیا؟

ج:......غزوہ سے واپسی پر ایک جگہ قافلے نے پڑاؤ کیا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صبح قضائے حاجت کے لیے باہر گئیں تو ان کا ہار گر گیا۔ اسے تلاش کرنے لگیں تو قافلے سے پیچھے رہ گئیں۔ جس پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے آپ پر تہمت لگا دی۔ بعد میں کچھ اور لوگ بھی اس میں شامل ہو گئے۔

س (195):......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کے لیے اللہ نے کتنی آیتیں اتاریں؟

ج:...... اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کے لیے سورۂ نور کی ۱۰ ① آیتیں نازل فرمائیں۔

س (196):...... تہمت لگانے میں کون لوگ شامل تھے اور انہیں کیا سزا ملی؟

ج:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں مسطح بن اثاثہ، حسان بن ثابت، حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم شامل تھے اور انہیں تہمت کی سزا اسّی اسّی کوڑے مارے گئے۔ البتہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو آخرت کے عذاب کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

س (197):...... صلح حدیبیہ کب پیش آیا؟

ج:...... صلح حدیبیہ ذی قعدہ 6ھ میں پیش آیا۔

س (198):...... صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو سفیر بنا قریش کے پاس بھیجا؟

ج:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔

س (199):...... معاہدے کے دوران کون سے صحابی بیڑیاں پہنے ہوئے آئے تھے۔

ج:...... حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیاں پہنے ہوئے آئے تھے۔

س (200):...... صلح حدیبیہ کے بعد کون کون سے شہسواروں نے اسلام قبول کیا؟

ج:...... وہ شہسوار حضرت عمرو بن عاص، خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔

س (201):...... کن کن بادشاہوں اور امراء کے نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے؟

ج:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل بادشاہوں کے نام خطوط لکھے:

نجاشی شاہ حبش، مقوقس شاہ مصر، شاہ فارس خسرو پرویز، قیصر شاہ روم، منذری بن ساوی، ہوذہ بن علی صاحب یمامہ، حارث بن شمر غسانی حاکم دمشق اور شاہ عمان۔

س (202):...... غزوۂ خیبر اور غزوۂ وادی القریٰ کب واقع ہوا؟

ج:...... غزوۂ خیبر اور غزوۂ وادی القریٰ محرم 7ھ میں واقع ہوا۔

س (203):...... غزوۂ خیبر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:...... غزوۂ خیبر میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو (1400) تھی۔

س (204):...... غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا کس کے حوالے کیا؟

ج:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا۔

س (205):...... خیبر کی فتح کے بعد آپ ﷺ کو بکری کا زہر آلود گوشت کس نے کھلایا؟

ج:...... ایک یہودی عورت، سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث نے۔

س (206):...... غزوہ ذات الرقاع کب پیش آیا؟

ج:...... غزوہ ذات الرقاع جمادی الاولیٰ 7ھ میں پیش آیا۔

س (207):...... معرکہ موتہ کب پیش آیا؟

ج:...... معرکہ موتہ جمادی الاولیٰ 8ھ مطابق اگست یا ستمبر 629ء میں پیش آیا۔

س (208):...... معرکہ موتہ کا سبب کیا تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کے قاصد حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو قیصر روم کے گورنر شرجیل بن عمر غسانی نے قتل کر دیا تھا، جس کی وجہ سے معرکہ موتہ پیش آیا۔

س (209):...... معرکہ موتہ کے لے آپ ﷺ نے کتنے افراد پر مشتمل لشکر بھیجا؟

ج:...... معرکہ موتہ کے لیے آپ ﷺ نے تین ہزار افراد پر مشتمل لشکر بھیجا۔

س (210):...... معرکہ موتہ کے سپہ سالار کون تھے؟

ج:...... معرکہ موتہ کے سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔

س (211):...... معرکہ موتہ میں قیصر روم کے لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

ج:...... قیصر روم کے لشکر کی تعداد پوری دو لاکھ تھی۔

س (212):...... معرکہ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کتنی تلواریں ٹوٹیں؟

ج:...... معرکہ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں 9 تلواریں ٹوٹیں۔

س (213):...... اس معرکہ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کتنے کافر جہنم رسید ہوئے؟

ج:...... اس معرکہ میں 12 مسلمان شہید ہوئے اور کافروں کی بڑی تعداد قتل ہوئی۔

س (214):...... غزوہ فتح مکہ کب پیش آیا؟

ج:...... غزوہ فتح مکہ رمضان 8ھ میں پیش آیا۔

س (215):...... فتح مکہ میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......اسلامی لشکر کی تعداد دس ہزار افراد پر مشتمل تھی۔

س (216):...... بیت اللہ میں فتح سے پہلے کتنے بت تھے؟

ج:...... فتح مکہ سے پہلے بیت اللہ میں تین سو ساٹھ (360) بت تھے۔

س (217):...... فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے کفار کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

ج:...... فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا۔

س (218):...... فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے کون سی نماز پڑھی اور کہاں پڑھی؟

ج:...... فتح کے بعد آپ ﷺ نے حضرت ام ہانی کے گھر میں صلوۃ الضحیٰ پڑھی۔

س (219):...... فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے کتنے لوگوں کا خون رائیگاں قرار دیا؟

ج:...... آپ ﷺ نے 9 بڑے مجرموں کے متعلق فرمایا: اگر یہ لوگ کعبے کے پردے کے نیچے پائے جائیں تو بھی انہیں قتل کر دیا جائے۔ان میں سے چار قتل کیے گئے اور پانچ نے آ کر معافی مانگ لی اور اسلام قبول کر لیا۔

س (220):...... آپ ﷺ نے کعبے کی چابی کس کے ہاتھ میں سونپی؟

ج:...... آپ ﷺ نے کعبے کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ کو عطا فرمائی۔

س (221):...... فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے مکہ میں کتنے دن قیام فرمایا؟

ج:...... فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ مکہ میں انیس (19) روز قیام فرمایا۔

س (222):...... عزیٰ کے بت کو ڈھانے کے لیے آپ ﷺ نے کس کو بھیجا؟

ج:...... اس مقصد کیلئے آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو 30 سواروں کے ساتھ بھیجا۔

س (223):...... سواع نامی بت کو ڈھانے کے لیے آپ ﷺ نے کس کو روانہ کیا؟

ج:...... سواع کا بت ڈھانے کے لیے آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

س (224):...... مناۃ نامی بت کو ڈھانے کے لیے آپ ﷺ نے کس کو بھیجا؟

ج:......حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن زید اشہلی کو بیس (20) سوار دے کر روانہ کیا گیا۔

س (225):......غزوۂ حنین کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ حنین بروز ہفتہ 6 شوال 8ھ کو پیش آیا۔

س (226):......غزوۂ حنین میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......غزوۂ حنین میں بارہ ہزار کی تعداد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھی۔

س (227):......غزوۂ حنین میں مال غنیمت کے طور پر کیا ملا؟

ج:...... چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم جس کی مقدار تقریباً چھ کوئنٹل (یعنی چھ سو کلو) تھی۔

س (228):......غزوۂ طائف کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ طائف ماہ شوال 8ھ میں پیش آیا۔

س (229):......غزوۂ تبوک کب پیش آیا؟

ج:......غزوۂ تبوک رجب 9ھ میں پیش آیا۔

س (230):......غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......غزوۂ تبوک میں تیس ہزار جنگجو شاہسوار تھے۔

س (231):......غزوۂ تبوک میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

ج:......کافروں کا لشکر چالیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا۔

س (232):......تبوک میں کون سے تین صحابی جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے؟

ج:......کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم تھے۔

س (233):...... 9ھ میں کون سے بڑے واقعات پیش آئے؟

ج:......(1):......عویمر عجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان ہوا۔

(2):......غامدیہ عورت نے بدکاری کا اقرار کیا، کو رجم کیا گیا۔

(3):......اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ کی وفات ہوئی۔

(4):...... نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

(5):...... رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی۔

س (234):...... آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کب ادا کیا؟

ج:...... آپ ﷺ نے حجۃ الوداع 10ھ میں ادا کیا۔

س (235):...... آپ ﷺ کی اونٹنی کا کیا نام تھا؟

ج:...... آپ ﷺ کی اونٹنی کا نام "قصواء" تھا۔

رفیق اعلیٰ کی جانب

س (236):...... آپ ﷺ کا مرض کب شروع ہوا؟

ج:...... آپ ﷺ کے مرض کا آغاز 29 صفر 11ھ ذوشنبہ کو شروع ہوا اور مرض کی مدت تیرہ یا چودہ دن تک رہی۔

س (237):...... حیات مبارکہ کا آخری ہفتہ آپ ﷺ نے کہاں گزارا؟

ج:...... اپنی زندگی کا آخری ہفتہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گزارا۔

س (238):...... وفات سے پانچ دن پہلے آپ ﷺ نے خطبے میں کیا فرمایا؟

ج:...... وفات سے پانچ دن پہلے آپ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے۔

س (239):...... وفات سے چار دن پہلے آپ ﷺ نے کیا وصیت کی؟

ج:...... وفات سے چار دن پہلے آپ ﷺ نے تین باتوں کی وصیت کی:

(1):...... یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔

(2):...... وفود کا اسی طرح اعزاز و احترام کرنا جس طرح میں کرتا ہوں۔

(3):...... کتاب وسنت کو مضبوطی کو پکڑے رہنا۔

س (240):...... مرض بڑھ جانے کے بعد آپ ﷺ نے کس کو نماز پڑھانے کا حکم دیا؟

ج:...... شدت مرض میں آپ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

س (241):...... وفات سے ایک دن پہلے آپ ﷺ نے کیا کام کیا؟

ج:...... وفات سے ایک دن پہلے بروز اتوار آپ ﷺ نے اپنے تمام غلام آزاد کر دیئے، آپ ﷺ کے پاس سات دینار تھے، وہ صدقہ کر دیا اور اپنے ہتھیار مسلمانوں کو ہبہ کر دیے۔

س (242):...... آخری دن آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا سرگوشی کی؟

ج:...... آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا اور سرگوشی کے انداز میں کہا کہ میں اس مرض میں وفات پا جاؤں گا۔ میرے اہل وعیال میں سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی اور تم خواتین جنت کی سردار ہوگی۔

س (243):...... آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آخری وصیت میں کیا فرمایا؟

ج:...... آخری وصیت میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلصَّلَاۃ الصَّلَاۃ وما ملکت ایمانکم" "نماز کا اہتمام کرنا اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا۔" یہ الفاظ کئی بار دہرائے۔

س (244):...... دنیاوی زندگی میں آپ ﷺ نے کون سا آخری عمل کیا؟

ج:...... آخری وقت میں آپ ﷺ نے مسواک کی اور اس کے بعد حالت بگڑ گئی۔

س (245):...... نزع رواں کے وقت آپ ﷺ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

ج:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ حالت نزع میں فرما رہے تھے: "ان انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے انعام سے نوازا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ تک پہنچا دے۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ! آخری فقرہ تین بار دہرایا۔ اسی وقت ہاتھ جھک گیا اور رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

س (246):...... آپ ﷺ کی وفات کب ہوئی؟

ج:...... آپ ﷺ کی وفات 12 ربیع الاوّل 11 ھ بروز سوموار دوپہر کے وقت ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ (63) سال چار (4) دن تھی۔

س (247):...... آپ ﷺ کو غسل دینے کا شرف کن لوگوں کو حاصل ہوا؟

ج:...... حضرت علی، حضرت عباس اور ان کے دو صاحبزادے فضل اور قثم، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقران، اسامہ بن زید اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

س (248):...... آپ ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی؟ اور قبر کیسی تھی؟

ج:...... قبر مبارک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھودی اور قبر لحد والی (بغلی) کھودی گئی تھی۔

س (249):...... آپ ﷺ کی نماز جنازہ کیسے ادا کی گئی؟

ج:...... باری باری دس دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حجرہ میں تشریف لے جاتے اور نماز جنازہ پڑھتے۔ کوئی امام نہ تھا۔ سب سے پہلے بنو ہاشم، پھر مہاجرین، پھر انصار نے، مردوں کے بعد عورتوں نے، پھر بچوں نے نماز جنازہ ادا کی۔

س (250):...... آپ ﷺ کے جسد مبارک کو کب سپرد خاک کیا گیا؟

ج:...... چونکہ نماز جنازہ پڑھنے میں منگل کا پورا دن گزر گیا اس لیے چہار شنبہ (بدھ) کی رات کو آپ ﷺ کے جسد مبارک کو سپرد خاک کیا گیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم!

ماخوذ: الرحیق المختوم

تعارف فہم دین کورس

رسول اللہ ﷺ نے علمِ دین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں اس طرف زیادہ توجہ نہیں دی جارہی، نتیجہ یہ ہے کہ پچاس پچاس سال سے نمازیں پڑھنے والے شریعت کے بنیادی مسائل سے بھی واقف نہیں ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر محبوب ابوعاصم (شاگردِ رشید محدثِ زمان و فقیہ العصر شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ) اور فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عزیز نے پاکستان میں پرائمری سطح پر فہمِ دین کے نام سے ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس میں ہر طرح کی فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر قرآن وسنت کی خالص تعلیمات سادہ انداز میں سکھائی جاتی ہیں۔ جو نصاب: عقیدہء مسلم، تفسیرِ قرآن، فقہ الحدیث، اخلاقیات اور سیرت النبی ﷺ پر مشتمل ہے۔ سہولت کے پیشِ نظر اسے شارٹ کورسز میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر کورس چار ماہ میں مکمل کیا جاتا ہے۔ دوسری کلاس کا نصاب آپ کے ہاتھ میں ہے، جس میں ایمانیات، نماز کے احکام ومسائل، اخلاقیات اور سیرت النبی ﷺ کے مضامین شامل ہیں۔ آپ خود بھی اس کورس میں شامل ہو کر حصولِ علم کا فریضہ انجام دیں، اور دوسروں کو اس کی دعوت دے کر صدقہ جاریہ کی سعادت حاصل کریں۔

والسلام

محمد وقاص ارشد

0321-4182778

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
G/F-3 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0308-4131740 0300-4262092
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com